نام کتاب — مُرشد کامل اکمل

تصنیفِ لطیف — خادم سلطان الفقر
حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

ناشر — سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بارِ اوّل — جون 2016ء

تعداد — 500

ISBN: 978-969-9795-39-8

سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطان الفقر ہاؤس

4-5/A-ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790
Ph: 042-35436600, 0322-4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

www.sultanulfaqrpublications.com

فہرس

www.sultanulfaqrpublications.com

www.sultanulfaqrpublications.com

www.sultanulfaqrpublications.com

حدیثِ دل

تمام تعریفیں اور حمد وثناء اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ قائم ہے اور زندہ، اسے نہ نیند آتی ہے اور نہ اونگھ، جو کچھ زمین وآسمان میں ہے اس کا مالک وہی ہے۔ کوئی اس کی بارگاہ میں اس کے حکم کے بغیر شفاعت نہیں کر سکتا۔ وہ سب کچھ جانتا ہے، جو کچھ پیچھے ہے یا آگے اور کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ اس کی کرسی زمین وآسمان کو گھیرے ہوئے ہے، وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ ہزار ہا درود وسلام سرورِ کائنات، نورِ مجسم، رحمتِ عالم، محبوبِ کبریا، شفیعِ روزِ جزا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر، جن پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق درود بھیجتی ہے۔ جو کائنات کی زندگی ہیں۔ انسان اور اللہ کے درمیان وسیلہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موجود ہیں عاشقانِ حق تعالیٰ کے درمیان، سنتے ہیں اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو دیکھتے ہیں۔ اپنے محبت کرنے والوں سے کلام کرتے ہیں۔ طالبانِ مولیٰ اور مخلوقِ خدا کے لیے رحمت ہیں۔

تصوف، فقر، طریقت اور روحانیت کی تاریخ میں آج تک کوئی بھی مرشدِ کامل اکمل کی بیعت اور غلامی کے بغیر معرفتِ حق تعالیٰ حاصل نہیں کر سکا اور نہ ہی کسی کو ولایت، معرفت اور مشاہدۂ الٰہی بغیر مرشد کامل اکمل کی راہنمائی کے نصیب ہوا۔ امام غزالیؒ درس وتدریس کا سلسلہ چھوڑ کر حضرت یوسف نساجؒ کی غلامی اور قربت میں نہ آتے تو آج اُن کا شہرہ نہ ہوتا اور مولانا جلال الدین رومیؒ اگر شاہ شمس تبریزؒ کی غلامی اختیار نہ کرتے تو انہیں ولایت میں یہ مقام کبھی حاصل نہ ہوتا۔ آپؒ خود فرماتے ہیں کہ میں مولوی سے مولانا روم ہرگز نہ بنتا اگر شاہ شمس تبریزؒ کی غلامی اختیار نہ کرتا۔ تاریخ ایسی بے شمار مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

مغربی مفکرین کے مطابق اسلام کو سیاسی زوال تو کئی بار آیا لیکن روحانی زوال کبھی نہیں آیا۔ خلافتِ

www.sultanulfaqrpublications.com

عثمانیہ اور برصغیر میں مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد مغربی استعمار نے ایسے مسلکوں اور فرقوں کی حوصلہ افزائی کی جنہوں نے اپنی بنیاد ہی تصوف اور روحانیت کی مخالفت پر رکھی تھی اور روحانیت کی راہ پر چلنے والوں کو کافر اور مشرک کہا جانے لگا۔ کچھ حصہ اس میں مزارات کی آمدنی کھانے والے سجادہ نشینوں اور گدی نشینوں نے بھی ڈالا اور اولیاء کرام کے عقیدت مندوں کو قابو کرنے کے لیے گدی نشینوں کو وسیع جاگیریں دی گئیں اور اُن جاگیروں کی بنیاد پر طاقت کے حصول کے لیے سیاست میں حصہ لینا لازم ہو گیا یوں روحانیت اور تصوف' سیاست اور جاگیرداری میں شامل ہو گئے۔ جب تزکیۂ نفس کروانے والے نہ رہے تو تزکیۂ نفس کرنے والوں نے بھی اپنے آپ کو چھپالیا۔ یوں یہ میدان ٹھگوں، جعلسازوں اور فراڈیوں کے ہاتھ آ گیا۔ لیکن یاد رکھیں جو اللہ تعالیٰ کی طلب میں مرشد کی تلاش میں نکلتے ہیں اُن کو راہنمائی ملتی ہے اور قیامت تک ملتی رہے گی۔

مسندِ تلقین وارشاد سنبھالتے ہی سالکینِ حق کی راہنمائی کے لیے ایک پمفلٹ ''مرشد کامل اکمل'' تحریر کیا تھا جس کا بارِ اوّل ستمبر 2005ء بارِ دوم اپریل 2006ء بارِ سوم دسمبر 2007ء بارِ چہارم 2008ء اور بارِ پنجم 2009ء میں شائع ہوا۔ اب ترمیم اور اضافہ کے ساتھ مکمل کتاب کی صورت میں آئی ایس بی این (ISBN) کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اِس لیے کتابی صورت میں بارِ اوّل ہے۔

''مرشد کامل اکمل'' طالبانِ حق کی راہنمائی کے لیے ترتیب دی گئی ہے کہ ''مرشد کامل اکمل'' کیا ہے؟ اس کی اہمیت کیا ہے؟ اس کے پاس جانے سے کیا ملتا ہے؟ اور مرشدِ ناقص کیا ہے؟ قارئین ہمارا کتب شائع کرنے کا مقصد صرف یہ نہیں کہ اسے پڑھ کر اور سبحان اللہ کہہ کر ایک طرف رکھ دیا جائے بلکہ اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ جس حقیقت کی طرف کتاب میں اشارہ کیا گیا ہے نہ صرف اس کو حاصل کیا جائے بلکہ اس پر عمل بھی کیا جائے۔ امید ہے تلاشِ مرشد کے لیے سرگردان طالبانِ حق کے لیے یہ کتاب راہنما ثابت ہو گی۔

خادم سلطان الفقر
سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری
لاہور

مئی 2016ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وسیلہ کا مفہوم اور شرعی حیثیت

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ (سورۃ المائدہ۔35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کی طرف وسیلہ پکڑو۔

اس آیتِ مبارکہ میں دو باتوں کا حکم ہوا ہے اوّل تقویٰ اختیار کرنا' دوم اللہ کی پہچان کے لیے وسیلہ پکڑنا، ڈھونڈنا یا تلاش کرنا۔

تقویٰ کے لغوی معنی تو پرہیزگاری اور پارسائی کے ہیں لیکن اصطلاحی معنوں میں قلب کا اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا نام تقویٰ ہے اور جس انسان کا دِل (باطن) جتنا زیادہ قربِ الٰہی میں ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ متقی یا صاحبِ تقویٰ ہوگا۔ یہ انسان کی باطنی کیفیت ہے اور تقویٰ کی انتہا دیدارِ الٰہی ہے۔ اس کی تصدیق اس حدیثِ مبارکہ سے بھی ہوتی ہے کہ ایک بار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تقویٰ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دِل کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔''

وسیلہ کا لغوی معنی ''واضح راستہ اور ایسا ذریعہ ہے جو منزلِ مقصود تک پہنچا دے اور اس حد تک معاون و مددگار ہو کہ حاجت مند کی حاجت باقی نہ رہے۔ اور اس وسیلہ کی بدولت وہ مقصودِ زندگی حاصل کر کے مطمئن ہو جائے۔'' لسان العرب (جلد 11 صفحہ 725) میں وسیلہ کی تعریف یوں کی گئی ہے: ''جس کے ذریعے کسی دوسری چیز کا قرب حاصل کیا جائے اسے وسیلہ کہتے ہیں''۔

شرعی اصطلاح میں وسیلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے کسی ایسی ہستی کو

www.sultanulfaqrpublications.com

وسیلہ بنایا جائے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب اور پسندیدہ ہو، جس نے راہِ سلوک طے کیا ہو اور اس راستہ کے نشیب و فراز سے واقف ہو۔ تصوف میں اس سے مراد مرشد، ہادی، شیخ یا پیر ہے۔ جو خود شناسائے راہ ہو اور راہِ فقر کی منزلیں طے کرتا ہوا حریمِ قدس تک پہنچ چکا ہو اور اب اس قابل ہو کہ اُمت کے ناقص و خام عوام کی راہنمائی کر سکے اور اپنی روحانی قیادت میں انہیں شیطانی وساوس و خطرات اور نفس کی تباہ کاریوں اور رکاوٹوں سے بچا کر آگے لے جا سکے۔ اِس صورت میں آیتِ کریمہ کا مطلب یہ ہوگا ''اے لوگو! کسی ہادی کامل (مرشدِ کامل اکمل) کی تلاش کرو تاکہ ربّ تک پہنچ سکو۔'' بعض لوگ لفظ وسیلہ سے مراد ایمان لیتے ہیں لیکن یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب ہی ان لوگوں سے کیا گیا ہے جو ایمان لا چکے ہیں۔ اس لیے یہاں ایمان تلاش کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لیے یہ رائے کہ وسیلہ سے مراد ایمان ہے' درست نہیں ہے۔ کچھ لوگ وسیلہ سے مراد عملِ صالح لیتے ہیں لیکن اس رائے کے خلاف یہ دلیل ہی کافی ہے کہ آیتِ کریمہ میں وسیلہ ڈھونڈنے یا تلاش کرنے کا حکم ملا ہے۔ اعمال چونکہ غیر مرئی (جو نظر نہ آتے ہوں) ہوتے ہیں اس لیے انہیں تو ڈھونڈا نہیں جا سکتا اس لیے وسیلہ سے مرشدِ کامل مراد لینا ہی مناسب ہے۔ کیونکہ مرئی اور محسوس ہونے کی وجہ سے اِسے ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ اس رائے کو ترجیح دینے کی ایک اور وجہ بھی ہے وہ یہ کہ تمام اعمالِ صالحہ اس قابل نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب و حضور اور مشاہدۂ حق تعالیٰ کا وسیلہ بن سکیں بلکہ وہی اعمال یہ مقام و مرتبہ حاصل کرتے ہیں جو غرور و تکبر، حسد و کدورت، خود پسندی و ریاکاری اور نمود و نمائش کی آلائشوں سے پاک ہوں۔ اور اِن آلائشوں اور غلاظتوں سے وہی اعمال پاک رہ سکتے ہیں جو مرشدِ کامل کی زیرِ تربیت اور اس کی نگرانی (ظاہری و باطنی) میں انجام دیئے گئے ہوں۔ اس لیے یہ زیادہ مناسب ہے کہ وسیلہ سے مراد ہادیِ صادق (مرشدِ کامل اکمل) ہو اور اس آیتِ کریمہ کا مطلب یہ ہوا کہ مرشدِ کامل کی تلاش میں سُستی نہ کرو تاکہ وہ تمہیں اپنی نگاہِ کیمیا اثر، فیض، صحبت، قرب اور روحانی اثرات و فیوضات سے منزلِ مقصود تک پہنچا دے اور طالب کی اس طرح تربیت کرے کہ اس کے اعمال پاکیزہ ہو جائیں۔

اگر کوئی شعیبؑ آئے میسر

شبانی سے کلیمیؑ دو قدم ہے

اللہ اللہ کرنے سے اللہ نہیں مِلتا

یہ اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

حضرت شاہ عبدالرحیمؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ جو اہلِ طریقت اور اہلِ حدیث دونوں میں مقبول ہیں، بھی وسیلہ سے مراد شیخ (مرشد) لیتے ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ کے پوتے شاہ اسماعیل جو مخالفینِ تصوف کے امام مانے جاتے ہیں، بھی اپنی کتاب ''منصبِ امامت'' میں قرآن کے اس لفظ سے مراد شیخ لیتے ہیں۔ وہ اس آیت مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''مراد از وسیلہ شخصے است کہ اقرب الی اللہ باشد در منزلت'' (وسیلہ سے مراد وہ شخص ہے جو اقرب الی اللہ ہو یعنی مقربِ بارگاہ ہو)۔

اس آیت میں لفظ وسیلہ کے معنی خود خدا تعالیٰ نے صاف بتا دیئے ہیں اور شک وشبہ کی گنجائش نہیں رکھی:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ (بنی اسرائیل۔57)

ترجمہ: وہ لوگ جنہیں یہ مشرک پکارتے ہیں وہ خود ڈھونڈتے ہیں اپنے ربّ کی طرف وسیلہ کہ کون سا بندہ اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

اس آیت کی تفسیر شاہ اسماعیل جیسے سخت گیر ''منصبِ امامت'' میں یوں بیان کرتے ہیں: ''واقرب الی اللہ باعتبارِ منزلت اوّل رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است بعد ازاں امام کہ نائبِ اوست''۔

ترجمہ: اور مقام کے لحاظ سے اقرب الی اللہ سب سے پہلے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور انکے بعد کے امام جو ان کے نائب ہیں۔

آج تک کسی ولیٔ کامل کو ولایت، معرفتِ الٰہی اور مشاہدۂ حق تعالیٰ بغیر کامل اکمل مرشد کی تربیت کے حاصل نہیں ہوا۔ امام غزالیؒ درس وتدریس کا سلسلہ چھوڑ کر حضرت یوسف نساجؒ کی

www.sultanulfaqrpublications.com

قربت اور غلامی میں نہ آتے تو آج ان کا شہرہ نہ ہوتا، مولانا رومؒ اگر شاہ شمس تبریزؒ کی غلامی اختیار نہ کرتے تو انہیں ہرگز یہ مقام نہ ملتا، علامہ اقبالؒ کو اگر مولانا رومؒ سے روحانی فیض نہ ملتا تو وہ گل وبلبل کی شاعری میں ہی اُلجھ کر رہ جاتے۔ اس طرح کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ قصہ مختصر کہ فقر وطریقت کی تاریخ میں آج تک کوئی بھی مرشد کی رہنمائی اور بیعت کے بغیر اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکا۔

❁ اِن احادیث مبارکہ میں بھی مرشد کی تلاش کا حکم ہے:

☆ "اَلرَّفِيْقُ ثُمَّ الطَّرِيْقُ"

ترجمہ: پہلے رفیق تلاش کرو پھر راستہ چلو۔

☆ "لَادِيْنَ لِمَنْ لَّا شَيْخَ لَهٗ"

ترجمہ: اس شخص کا دین ہی نہیں جس کا شیخ (مرشد) نہیں۔

☆ "مَنْ لَّا شَيْخَ يَتَّخِذُهُ الشَّيْطَان"

ترجمہ: جس کا مرشد نہیں اس کا مرشد شیطان ہے۔

☆ "مَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً"

ترجمہ: جو شخص اس حالت میں مرا کہ اسکی گردن میں کسی مرشد کامل کی بیعت نہیں وہ جہالت کی موت مرا۔

☆ "اَلشَّيْخُ فِيْ قَوْمِهٖ كَنَبِيٍّ فِيْ اُمَّتِهٖ"

ترجمہ: شیخ (مرشدِ کامل) اپنی قوم (مریدوں) میں ایسے ہوتا ہے جیسا کہ ایک نبی اپنی اُمت میں۔

بیعت کی شرعی حیثیت

ایمان باللہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کو ضروری

قرار دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ (سورۃ الفتح۔10)

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اور ان لوگوں کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

اس آیت میں انسانِ کامل (مرشد کامل) کے ہاتھ پر بیعت کرنا ثابت ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ بیعت ضروری ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلفاء کے ساتھ بھی بیعت کی وہی اہمیت ہے بلکہ پہلے سے زیادہ ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری غیر موجودگی میں بیعت اور وسیلہ کی زیادہ ضرورت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ کریم نے صحابہ کرامؓ کو بتایا کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ انہوں نے صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ ان کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا ہے اور اللہ سے بیعت کی ہے۔ بعد والوں نے صحابہ کرامؓ سے بیعت کی اور دو واسطوں سے خدا تک پہنچے پھر یہ واسطے اور وسیلے بڑھتے گئے یہاں تک کہ چودہ صدیاں بیت گئیں۔ اب اگر کوئی ایسے مرشد کامل اکمل کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو بے شمار واسطوں اور وسیلوں سے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچتا ہے۔

وہ پاکیزہ اور کامل اکمل لوگ' جو سلسلہ در سلسلہ بیعت ہوتے آئے ہیں ان کا شجرہ فقر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچ جاتا ہے ایسے برگزیدہ صفات لوگوں کو شیخ اتصال کہتے ہیں اور اُن کے درمیان کسی جگہ انقطاع نہیں ہوتا۔ ایسے کامل حضرات جس خوش بخت آدمی کو بیعت کر لیں اس کی روحانی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے اور طریقت کی رو سے یہی سمجھا جاتا ہے گویا اس نے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کی ہے اور آپ کے وسیلہ سے اللہ تک پہنچ گیا ہے۔

بیعت کی اقسام

بیعت کی کئی اقسام ہیں مثلاً بیعتِ اسلام، بیعتِ خلافت، بیعتِ ہجرت، بیعتِ جہاد، بیعتِ تقویٰ۔ خلفائے راشدین کے زمانہ میں بیعت اسلام متروک ہوگئی تھی کیونکہ اُن ایام میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے تھے اور اس کا امتیاز اُٹھ گیا تھا کہ خالصتاً اللہ کے لیے کون اسلام قبول کر رہا ہے اور بوجہ شوکت وغلبۂ اسلام کون اس میں مصلحتاً داخل ہو رہا ہے۔ خلفائے بنی اُمیہ اور بنی عباس کے زمانے میں اس بیعت نے رواج اس لیے نہ پکڑا کہ حکمران عموماً فاسق اور ظالم ہونے لگے تھے۔ اور وہ قیامِ سنن کی جانب سے لاپرواہ تھے۔ اور پھر وہ امور جو تزکیۂ نفس یا تصفیۂ قلب سے تعلق رکھتے ہیں اور قرب و وصالِ الٰہی کا ذریعہ بنتے ہیں' بیعتِ تقویٰ میں شامل ہیں اسی طرح بیعتِ تقویٰ بھی خلفائے راشدین کے زمانے میں بیعتِ خلافت میں ہی شامل تھی اس لیے تمام خلفائے راشدین سے سلاسل جاری ہوئے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہٗ کے خلافت سے دستبردار ہونے کے بعد بیعتِ خلافت اور بیعتِ تقویٰ علیحدہ علیحدہ ہوگئیں۔ واقعہ کربلا کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ یزید بیعتِ خلافت وتقویٰ میں امتیاز ہی نہ رکھتا تھا اور وہ تقویٰ کے اس مقام پر نہ تھا کہ امامِ وقت اور انسانِ کامل حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ اس کی بیعت کرتے۔ اگر آپ رضی اللہ عنہٗ اس کی بیعت کر لیتے تو وہ بیعتِ خلافت کے ساتھ ساتھ بیعتِ تقویٰ بھی ہوتی جو آپ رضی اللہ عنہٗ سے ممکن نہ تھا۔

اس لیے واقعہ کربلا کے بعد بھی بیعتِ تقویٰ اپنی اصل شکل میں جاری نہ ہو سکی۔ کیونکہ اس بات کا خوف تھا کہ اس سے فتنہ وفساد نہ بھڑک اُٹھے اور ایسا نہ ہو کہ اس بیعت پر بیعتِ خلافت کے ساتھ مخلوط ہونے کا گمان کیا جائے اور اس غلط گمانی کی بنا پر لوگوں کو ناحق ایذا پہنچائی جائے۔ چنانچہ اُس زمانے میں حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہٗ اور اُن کے خلفاء اور بعد کے صوفیا کرام نے خرقہ دینے کو قائم مقامِ بیعت قرار دیا تھا لیکن جب ایک مدت بعد حکمرانوں، بادشاہوں اور سلاطین سے رسمِ بیعت معدوم ہوگئی اور وہ تمام اندیشے جاتے رہے تو صوفیاء کرام نے اس سنت کو زندہ کیا اور بیعتِ

www.sultanulfaqrpublications.com

تقویٰ کو جاری کر دیا۔ صوفیائے کرام ہی کے اسے زندہ کرنے کی بنا پر بیعتِ تقویٰ انقطاع عن ماسوی اللہ کے دیگر لوازمات کو اپنے ساتھ شامل کر کے بیعتِ تصوف کے نام سے مشہور ہوگئی۔

بیعت سنت ہے

بعض لوگوں کے نزدیک بیعتِ تقویٰ واجب ہے مگر صوفیا و جمہور کی اکثریت کے نزدیک سنت ہے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اب تک متواتر چلی آرہی ہے۔

مرشد کامل اکمل کا اندازِ تربیت

مرشد کامل اکمل طالبِ اللہ (مرید) کی تربیت بالکل اسی طریقہ سے کرتے ہیں جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کی تربیت فرمائی تھی۔ قرآنِ پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندازِ تربیت کو یوں بیان کیا گیا ہے:

❁ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (سورۃ الجمعہ۔2)

ترجمہ: میرا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن کو آیات پڑھ کر سناتا ہے اور اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

کتاب کے ساتھ معلم یعنی سکھانے والے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ نسخہ کے ساتھ طبیب کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کی موجودگی میں شیخ یا مرشد کی کیا ضرورت ہے؟ ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن کی موجودگی میں نبی یا رسول کی کیا ضرورت تھی؟ چنانچہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابہ کرامؓ کو ضرورت تھی آج بھی ہمیں وہی ضرورت درپیش ہے۔ جس طرح اُس زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ہدایت ناممکن تھی اب بھی نائبِ رسول کے بغیر ہدایت ناممکن ہے۔ حیرت ہے علمائے ظاہر لوگوں کے درمیان اپنی ضرورت تو

محسوس کرتے ہیں لیکن ایک ایسے شیخ کامل کی ضرورت محسوس نہیں کرتے جوان سے کئی گنا زیادہ عبادات، مجاہدات اور ریاضت کر کے ذاتِ حق کے قرب و معرفت کا شرف حاصل کر چکا ہو۔

❁ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ پہلے تصوف اور صوفیائے کرامؒ کی مخالفت میں مشہور تھے لیکن بعد میں جب حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر حلاوتِ ایمان نصیب ہوئی تو جو شخص احکامِ شریعت اِن سے دریافت کرنے آتا تو خود بتا دیتے تھے لیکن جب کوئی شخص راہِ حقیقت دریافت کرنے آتا تو حضرت شیخ بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بھیج دیتے تھے۔ یہ دیکھ کر اِن کے شاگردوں کو غیرت آئی اور عرض کیا کہ آپؒ اتنے بڑے عالم ہو کر لوگوں کو ایک صوفی کے حوالہ کیوں کر دیتے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا کہ مجھے اللہ کے احکام کا علم ہے اور اُن کو اللہ کا علم ہے اِس لیے طالبانِ حق کو ان کے پاس بھیجتا ہوں۔

❁ حضرت بہلول دانا رحمتہ اللہ علیہ جو بظاہر ایک مجذوب تھے ان کا شمار حضرت امام ابو حنیفہؒ کے مشائخ میں ہوتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امامِ اعظم ان سے کیا سیکھتے ہوں گے۔ فقہ، حدیث، صرف، نحو یا اصول و بلاغت کے اسباق پڑھتے ہوں گے اِن علوم میں تو وہ خود یکتائے روزگار تھے۔ بہلول مجذوب رحمتہ اللہ علیہ کے مکتب میں وہ تزکیہ نفس اور اسباقِ عشق کے لیے جاتے تھے۔ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی کتبِ سوانح اٹھا کر دیکھ لیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مشائخ کی صف میں حضرت بہلول دانا رحمتہ اللہ علیہ کا نام سرِ فہرست ملے گا۔ آپ کا قول ہے ''اگر میں دو سال حضرت بہلول داناؒ کی صحبت میں نہ رہتا تو ضائع ہو گیا ہوتا۔''

سورۃ جمعہ کی آیت مذکورہ میں حق تعالیٰ نے منصبِ نبوت میں اِن امور کو شامل فرمایا ہے (1) آیات پڑھ کر سنانا یعنی دعوت دینا اور اللہ کے احکام پہنچانا (2) تزکیۂ نفس کرنا (3) احکامِ الٰہی کی تعلیم دینا (4) حکمت (علمِ لدُنی) عطا کرنا۔

آج کل علمائے کرام بھی یہی کام کرتے ہیں لوگوں کے سامنے آیات پڑھتے ہیں، لوگوں کو دین کی دعوت دیتے ہیں، مطالبِ قرآن بھی سمجھاتے ہیں اور احکامِ قرآن کی تلقین بھی کرتے ہیں

www.sultanulfaqrpublications.com

لیکن کیا بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہدایت سے تو لوگ جوق در جوق آ کر اسلام قبول کرتے تھے لیکن علمائے کرام کے سامنے کوئی آدمی بھی اسلام قبول نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اندر زبردست روحانی قوت موجود تھی اور آپ ﷺ کی محض زیارت اور آپ ﷺ کی بات چیت اور صحبت سے لوگوں کے مراتب بلند ہو جاتے تھے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اسلام لانے سے قبل کئی یہودی، نصاریٰ اور آتش پرست اربابِ روحانیت سے ملاقات کر چکے تھے لیکن کسی سے متاثر نہ ہوئے جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو چہرہ مبارک دیکھتے ہی کلمہ طیبہ پڑھ لیا۔ اسی طرح برصغیر پاک و ہند میں اسلام صرف اولیاء کاملین کی وجہ سے پھیلا۔

فقط نگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا
نہ ہو نگاہ میں شوخی تو دلبری کیا ہے

اسی طرح جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ مجھ سے اپنی جان، مال اور اولاد سے زیادہ محبت نہیں رکھتا تو یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ حضور ﷺ! میں اپنے اندر یہ کیفیت محسوس نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تم محسوس نہیں کرتے؟'' اِس خطاب سے حضرت عمرؓ کے مراتب بلند ہو گئے اور فوراً عرض کیا کہ اب محسوس کرتا ہوں۔ ایک دن آنحضرت ﷺ حضرت معاذ بن جبلؓ یا کسی اور صحابی کو یمن کا عامل مقرر کر کے بھیج رہے تھے انہوں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ! میرے اندر عامل بننے کی صلاحیت نہیں ہے آپ ﷺ نے اِن کے کندھے کو چھوا تو وہ فوراً چلا اُٹھے کہ حضور ﷺ! اب وہ صلاحیت اپنے اندر محسوس کرتا ہوں۔ یہ ہے توجہ باطنی سے تزکیۂ نفس کرنا۔ رسول اللہ ﷺ کی طرح آپ ﷺ کے بعد کے خلفاء بھی باطنی توجہ سے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب اسی طرح کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں علماء کرام کی دھواں دھار تقریریں ناکام رہتی ہیں وہاں اولیاء اللہ کی ادنیٰ سی باطنی توجہ سے مریدین کا تزکیۂ نفس ہو جاتا ہے جس سے اِن

www.sultanulfaqrpublications.com

کی روحوں میں قوتِ پرواز آجاتی ہے اور وہ مختلف منازل ومقامات طے کرتے ہوئے قربِ حق میں پہنچ جاتے ہیں۔ اقبالؒ بھی ایمانِ کامل کے لیے مسلمانوں کا علاج کسی کامل کی نظر بتاتے ہیں:

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
تیرا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

آج کے حالات کے بارے میں آپؒ فکرمند نظر آتے ہیں:

دل سوز سے خالی ہے، نگہ پاک نہیں ہے
پھر اس میں عجب کیا کہ تو بے باک نہیں ہے

اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غمناک
نہ زندگی، نہ محبت، نہ معرفت، نہ نگاہ

قصہ مختصر کتاب وحکمت کی تعلیم مرشدِ کامل اکمل کے بغیر ممکن نہیں ہے مرشد ہی طالب کو اس کی استطاعت کے مطابق شیطان اور نفس کی چالبازیوں سے بچاتا ہوا دارالامن (قربِ الٰہی) میں لے جاتا ہے۔ عام لوگوں کو تو اس علم کے نام سے بھی واقفیت نہیں چہ جائیکہ اِن کو اس پر دسترس حاصل ہو۔

مرشد کامل اکمل کی اہمیت

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (توبہ۔119)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور سچے لوگوں (صادقین) کے ساتھ ہو جاؤ۔

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ تقویٰ سے مراد قلب کا اللہ تعالیٰ کے قریب ہونا ہے۔ جتنا کسی انسان کا قلب اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگا وہ اتنا ہی متقی ہوگا اور یہاں صادقین سے کون لوگ مراد ہیں کہ جن کی ہمراہی کا حکم دیا جا رہا ہے۔ ہم سب مسلمان ہیں اور ہم میں سے اکثریت نماز بھی ادا

www.sultanulfaqrpublications.com

کرتی ہے اور نماز کی ہر رکعت میں ہم سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہیں اور ہر رکعت میں اللہ پاک سے یہ التجا کرتے ہیں ''ہمیں صراطِ مستقیم (سیدھا راستہ) عطا فرما۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جو گمراہ اور مغضوب ہیں''۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ صراطِ مستقیم یا سیدھی راہ کونسی ہے؟ یہ بات تو حق ہے کہ سیدھی راہ قرآن اور سنت ہی ہے لیکن دنیا کے اندر ہر مذہب اور گروہ اور پھر مسلمانوں میں ہر فرقے کا یہ اعلان ہے کہ وہ سیدھے راستے (صراطِ مستقیم) پر گامزن ہیں۔ مسلمانوں میں کوئی قرآن کا حوالہ دے کر یہ کہتا ہے کہ چونکہ ہم قرآن کا علم زیادہ رکھتے ہیں اور اس کی زیادہ تلاوت کرتے ہیں اس لیے ہم صراطِ مستقیم پر ہیں۔ لیکن قرآن یہ فرما رہا ہے ''اللہ بہت سے لوگوں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو اس سے ہدایت دیتا ہے'' (البقرہ۔26) لوگ قرآن پڑھتے ہیں لیکن ہدایت نہیں ملتی، قرآن پڑھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب و وِصال سے محروم رہتے ہیں اور بعض کی سوچ کا رُخ ہی بدل جاتا ہے اور گمراہ ہو جاتے ہیں جیسا کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی ملعون''۔ پھر کوئی حدیث کے علم میں ماہر ہے اور ان کا کہنا ہے کہ ہم اہلِ حدیث ہیں اس لیے ہم سیدھے راستے پر ہیں۔ ہر ایک گروہ نے خود ہی صراطِ مستقیم کو متعین کر لیا ہے اور اپنے متعین کردہ راستے پر چل رہے ہیں اور اسے صراطِ مستقیم سمجھ رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یوں بھی اعلان فرما سکتا تھا ''اے باری تعالیٰ! مجھے سیدھا راستہ دکھا جو تیری کتاب اور تیرے محبوب کی سنت کی راہ ہے'' لیکن قرآنِ مجید نے انعام یافتہ بندوں کا اعلان فرمایا کہ تیرے انعام یافتہ بندوں کی راہ چاہیے اور ان کی ہی پیروی کرنی چاہیے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ انعام یافتہ بندے کون ہیں جن کی راہ پر چلنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ اور جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ (النساء۔69)

پہلا طبقہ انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ یہ ہر صورت انعام یافتہ ہیں ہی لیکن تین طبقات ایسے ہیں جو

www.sultanulfaqrpublications.com

انبیاء نہیں غیر نبی ہیں۔ دوسرے نمبر پر صدیقین ہیں اور قرآنِ پاک (سورۃ التوبہ۔119) میں صدیقین کی ہمراہی کا ہی حکم دیا گیا ہے لیکن صدیقین کون ہیں؟

پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہریؒ تفسیر ضیاء القرآن میں فرماتے ہیں:

❁ صدیق فعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اس کے لغوی معنی ہیں المبالغ فی الصدق نہایت راست باز اور راست گفتار۔ اور صدق مقاماتِ قربِ الٰہی میں سے ایک مقام ہے۔

الشیخ محمد عبدہٗ لکھتے ہیں:

❁ صدیقین وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی فطرت اور جن کا باطن ہر گردو غبار سے یوں پاک صاف ہوتا ہے کہ جب ان پر حق پیش کیا جاتا ہے تو بے ساختہ اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ خیر وشر کے درمیان انہیں التباس نہیں ہوتا بلکہ نگاہ جیسے سیاہ وسفید کے درمیان بے تکلف امتیاز کر لیتی ہے اسی طرح وہ حق و باطل اور خیر وشر میں امتیاز کر لیتے ہیں۔ صدیقیت کا یہ مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کئی جید صحابہؓ کو حاصل تھا اور صدیقِ اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہٗ ہیں جن کی زندگی کا ہر لمحہ اسی صدیقیتِ کبریٰ کا مظہرِ اُتم ہے۔ (تفسیر روح البیان)

صدیقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو صدق والے ہیں اور تصدیق کرنے والے ہیں جن کے دل اتنے صاف ہو چکے ہیں کہ جو وحی الٰہی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلبِ اطہر پر نازل ہوتی ہے' جو حکم اللہ تعالیٰ کا رسول بیان کرتا ہے وہ فوراً اس کی تائید کرتے چلے جاتے ہیں۔

نبی کے بعد صدیق اس لیے رکھا گیا ہے کہ ہر کسی کو صحبتِ نبوت نصیب نہیں ہو سکتی۔ اب قیامت تک کوئی قطبیت، غوثیت اور عبدیت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر کیوں نہ فائز ہو جائے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ادنیٰ سے ادنیٰ صحابیؓ کی گردِ پا کو بھی نہیں پا سکتا۔ یہ شرفِ صحابیت قیامت تک بند ہو گیا۔ جب ظاہری صحبت کا دور ختم ہو گیا تو اب ایک ایسی صورت پیدا کر دی کہ اُمت کو صدیق عطا فرما دیئے جو کوئی ان کی صحبت میں جائے گا بالواسطہ صحبتِ نبوی کا فیض حاصل ہو گا۔

www.sultanulfaqrpublications.com

سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

❁ اے انسان! جب تو جملہ خواہشاتِ نفسانی سے پاک ہو کر اللہ عزوجل سے صدقِ دل سے محبت کرے گا تو وہ تیرے دل کو ایسا آئینہ بنا دے گا کہ جب تو ایسے آئینے میں جھانکے گا تو دنیا و آخرت کے اسرار و حقائق تیرے سامنے منکشف ہو جائیں گے۔

صدیقیت کا آئینہ پرتوِ نبوت بن کر آفتابِ نبوت سے فیوضاتِ الٰہیہ حاصل کرتا ہے اور طالبانِ مولیٰ میں اسے تقسیم کرنے کا فریضہ ادا کرتا ہے۔

صدیقیت ہی تقویٰ کا اعلیٰ ترین مقام ہے۔ جب انسان اس مقام پر پہنچتا ہے تو اسے خلعتِ ولایت سے سرفراز کر کے صدیقیت کے مقام پر فائز کیا جاتا ہے۔ اب اس پر لوگوں کو تلقین وارشاد کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں انہی لوگوں کی ہمراہی کا حکم دیا جا رہا ہے اور ان لوگوں کے بارے میں ہی قرآن فرما رہا ہے:

❁ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (الانبیاء۔7)

ترجمہ: پس اہلِ ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔

اب ذرا اس آیتِ مبارکہ پر غور کریں تو فوراً بات سمجھ میں آجائے گی یہاں پر فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الْعِلْمِ یعنی ''اہلِ علم سے پوچھ لو'' نہیں فرمایا گیا بلکہ فرمایا گیا ''اہلِ ذکر سے پوچھ لو'' علم والے خود بھی ٹھوکر کھا سکتے ہیں کیونکہ علم وہ خبر ہے جس کا محل دماغ ہے جبکہ ذکر وہ خبر ہے جس کا محل لوحِ دل ہے۔ علم دماغ کی تختی پر لکھا جاتا ہے اور ذکر دل کی تختی پر مرقوم ہوتا ہے۔ قرآنِ پاک میں قلبی ذکر سے غافل لوگوں کی پیروی سے منع کیا گیا ہے۔

❁ اور اس کا کہنا ہرگز نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے۔ وہ تو خواہشاتِ نفس کا غلام ہے اور اس کا کام ہی حدیں پھلانگنا ہے۔ (الکہف۔28)

قرآنِ پاک میں صدیقین (مرشد کامل) کے بارے میں ارشاد ہے:

❁ اور پیروی کرو اس شخص کے راستہ کی جو مائل ہوا میری طرف۔ (لقمان۔15)

www.sultanulfaqrpublications.com

- وہ رحمٰن ہے سو پوچھ اس کے بارے میں اس سے جو اس کی خبر رکھتا ہے۔ (الفرقان۔59)
- پیروی کرو اللہ کی اور پیروی کرو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور اس کی جو تم میں ''اولی الامر'' ہو۔ (النساء۔59)

ان تمام آیاتِ مبارکہ میں صدیق یعنی مرشد کامل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اس کی پیروی کی ہدایت کی گئی ہے۔ سورۃ النساء کی آیت نمبر 59 میں ''اولی الامر'' سے مراد بعض لوگ دنیاوی حکمران لیتے ہیں لیکن اولیاء کاملین کے نزدیک اس سے مراد وہ صدیق بندہ ہے جو مرشد کامل ہو اور نائبِ رسول کے مرتبہ پر فائز ہو اور لوگوں کی باطنی تربیت جس کی ذمہ داری ہو۔ ان ہی لوگوں کی اتباع اور پیروی کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ مرشد کامل کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

- وصالِ حق تعالیٰ مرشد کامل اکمل کی راہنمائی کے بغیر ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کے قرب و وصال کی راہ چونکہ شریعت کے دروازہ سے ہو کر گزرتی ہے اس لیے شریعت کے دروازے کے دونوں طرف شیطان اپنے پورے لاؤ لشکر سمیت طالبِ مولیٰ کی گھات لگا کر بیٹھا ہے۔ اوّل تو وہ کسی آدم زاد کو شریعت کے دروازے تک آنے ہی نہیں دیتا اگر کوئی باہمت آدمی شریعت (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) کے دروازہ تک پہنچ جاتا ہے تو شیطانی گروہ اسے شریعت کی چوکھٹ پر روک رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور اسے شریعت کی ظاہری زیب و زینت کے نظاروں میں محو رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور شریعت کی روح تک کسی کو نہیں پہنچنے دیتا (اور آج کے دور کا سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کہ جو لوگ شریعت پر کاربند ہیں وہ اس کی روح تک پہنچنے کی کوشش ہی نہیں کرتے)۔ اگر کوئی خوش قسمت طالبِ مولیٰ ہمت کر کے آگے بڑھتا ہے تو شیطان پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ اسے روکنے یا گمراہ کرنے کے جتن کرتا ہے اور اس کی راہ مارنے کا ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔ طالبِ مولیٰ جب شریعت کے دروازہ سے گزر کر باطن کی نگری میں داخل ہوتا ہے تو اسے رجوعاتِ خلق (خلقت اس کی طرف اپنی دنیاوی مشکلات کے خاتمہ کے لیے رجوع

www.sultanulfaqrpublications.com

کرتی ہے) کے نہایت ہی وسیع و دشوار گزار جنگل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس موقع پر طالب مولیٰ کو اگر کسی مرشد کامل اکمل کی رفاقت اور راہبری حاصل نہ ہو تو وہ رجوعاتِ خلق کے جنگل میں بھٹک کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ جس طرح شریعت کا علم استاد کے بغیر ہاتھ نہیں آتا اسی طرح باطنی علم کا حصول مرشد کامل اکمل کی رفاقت کے بغیر ناممکن ہے کیونکہ مرشد کی تلقین اور نگاہ ہی ایسا کیمیا ہے جو طالب کے وجود کی کثافت دور کر کے اسے روشن ضمیری کے قابل بناتی ہے۔ تعلیم کیا ہے؟ اور تلقین کیا ہے؟ تعلیم سے ظاہری علم واضح ہوتا ہے جبکہ تلقین سے دو جہان کی روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔

(عین الفقر)

تلاشِ مرشد

جب طالبِ مولیٰ (سالک) تلاشِ حق کے سفر پر نکلتا ہے تو سب سے پہلا مرحلہ مرشد کامل اکمل کی تلاش ہوتا ہے۔ صدیق، فقراء، اولیاء اللہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی خلافت کے وارث ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نائبین ہیں اور حصولِ قربِ الٰہی کے لیے اُن کی غلامی، بیعت اور صحبت ضروری ہے:

اندریں عالم نیرزی باخسے
تانی آویزی بہ دامانِ کسے

(رومیؒ)

ترجمہ: اس جہان میں تیری قیمت ایک تنکے کے برابر نہیں ہوگی جب تک کہ تو کسی مردِ کامل (مرشدِ کامل) کے دامن سے وابستہ ہو کر زندگی نہ گزارے۔

لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ مرشدِ کامل کی پہچان کیسے ہو جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے:

''اللہ تعالیٰ کی معرفت آسان ہے لیکن ولی اللہ (مرشدِ کامل) کی حقیقت کی معرفت مشکل

www.sultanulfaqrpublications.com

ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کمال و جمال کی وجہ سے معروف ہے لیکن ولی اللہ ایک مخلوق ہے اس لیے مخلوق کو مخلوق کی معرفت مشکل ہوتی ہے کیونکہ وہ انہی کی طرح احکامِ شرع کی پابندی کرتا ہے لیکن اس کا باطن اللہ کے ساتھ مشغول ہے اس لیے اس کی معرفت مشکل ہو جاتی ہے۔''

(تفسیر روح البیان)

حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں ''ان کی ظاہری شکل کو ہر کوئی دیکھتا ہے لیکن ان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں ہوتی۔ کسی خوش بخت کو ان کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اگر انہوں نے اُن کی قدر و منزلت کے مطابق تعظیم و تکریم کی تو کامیاب رہیں گے اگر ان سے ان کی مخالفت سرزد ہوئی یا معمولی گستاخی و بے ادبی ہوئی تو مارے جائیں گے اور خاتمہ خراب ہوگا۔''

(تفسیر روح البیان)

فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ (مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ) کی پہچان ہر انسان، طالب یا مرید کے بس کی بات نہیں کیونکہ ہر مرید یا طالب کی طلب، طلبِ مولیٰ نہیں ہوتی بلکہ اکثر طالب یا مرید طلبِ دنیا و طلبِ عقبیٰ کے متمنی ہوتے ہیں۔ اور مرشد کا کام تو صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قُرب تک جانے والے راستہ کو مرید پر نہ صرف کھول دے بلکہ آسان کر دے کیونکہ وہ اس راستہ کا ہادی، راہبر اور راہنما ہے اور اس کو وہی پہچانتا ہے جو ''طلبِ مولیٰ'' لے کر نکلا ہو۔ تمام انسان ایک تو اپنی طلب کی وجہ سے نہیں پہچان پاتے دوسرے وہ انہی کی طرح ایک انسان ہوتا ہے اس کا چلنا، پھرنا، اٹھنا بیٹھنا بھی عام انسانوں کی طرح ہوتا ہے، کھاتا پیتا بھی وہ عام انسانوں کی طرح ہی ہے اس لیے اس کی معرفت طالبِ دنیا جو عقل سے کرتے ہیں، ناممکن ہے اور عقل اس کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتی کیونکہ عقل ہمیشہ تلاشِ نقص و اعتراض میں رہتی ہے اگر عقل سے ان کو پہچاننے کی کوشش کی جائے تو محض اعتراضات ہی ہاتھ آتے ہیں (جیسا کہ سورہ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوا ہے اس واقعہ میں طالب مولیٰ کے لیے روشنی ہے کہ اعتراضات راستہ جدا کر دیتے ہیں)۔

www.sultanulfaqrpublications.com

مرشد کی تلاش کی وجہ حق تعالیٰ کا قرب

اگر مرشد کی تلاش کی وجہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اسکی پہچان ہے تو طالب یہ خاطر جمع رکھے کہ اس کو مرشد ضرور ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا سورۃ عنکبوت (69) میں ارشاد ہے ''جو لوگ ہماری طرف آنے کی جدوجہد اور کوشش کرتے ہیں ہم اُن کو اپنی طرف آنے کے راستے دکھا دیتے ہیں۔'' اس راہ میں طلب کے مطابق مرشد کی طرف راہنمائی ہوتی ہے۔ جس طرح کسی کی طلب اور طبیعت ہوتی ہے اُسی طرح کے مرشد کی طرف راہنمائی ہو جاتی ہے۔

❁ ہست این میکدہ و دعوت عام است اینجا
قسمت بادہ باندازہ جام است اینجا

ترجمہ: یہ دنیا ایک میکدہ ہے اور ہر کسی کو پینے (لذتِ دیدار کی مے) کی دعوتِ عام ہے تاہم ہر کسی کے حصے کی شراب اس کے جام (طلب) کے مطابق ہوتی ہے۔

مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ

اگر مرشد کی تلاش کا مقصد حق تعالیٰ کی پہچان اور قرب ہے تو اس کے لیے آپ کو دو طرح کے مرشد ملیں گے ایک مرشد وہ ہوگا جو اماناتِ الٰہیہ یا خلافتِ الٰہیہ کا حامل ہوتا ہے یہی نائب اور خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اور یہی مرشد جامع اکمل نور الہدیٰ ہوتا ہے اور باقی اس کے خلفاء ہوتے ہیں جن کا ذکر ہم تفصیل سے کر رہے ہیں۔

حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں: یاد رہے کہ طبقاتِ زمین و آسمان بغیر کسی ستون کے محض اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ادب سے قائم ہیں اور قیامت تک اسمِ اَللّٰہُ ذات کی وجہ سے قائم رہیں گے۔ اور زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول ہے۔

❁ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (الحدید۔1)

ترجمہ: زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

❁ امانتِ الٰہیہ کے بارے میں قرآنِ پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ (سورۃ الاحزاب۔72)

ترجمہ: ہم نے اپنی امانت آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تو انھوں نے اس بارِ امانت کو اٹھانے سے عاجزی ظاہر کر دی۔ لیکن انسان نے اس بارِ امانت کو اٹھا لیا، بے شک وہ اپنے نفس کے لیے ظالم و جاہل ثابت ہوا۔

❁ اسم اَللّٰہُ بس گراں است بس عظیم
این حقیقت یافتہ نبی کریمؐ

ترجمہ: اسمِ اَللّٰہُ ذات نہایت ہی بھاری و عظیم امانت ہے اس کی حقیقت کو صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی جانتے ہیں۔ (کلید التوحید کلاں)

عارفین کے نزدیک اس امانت سے مراد اسمِ اَللّٰہُ ذات یعنی خزانہ فقر ہے۔ جس انسان میں امانتِ الٰہیہ یا خزانہ فقر منتقل ہونا ہوتا ہے وہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ ۝ (ترجمہ: جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہوتا ہے) کے مرتبہ کا حامل ہوتا ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خزانہ فقر کے مالک اور مختارِ کُل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے در سے فقر کے متعلق تمام فیصلے صادر ہوتے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم سے ہی امانتِ الٰہیہ (خزانہ فقر) ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی ہے۔ جو خود بخود یہ دعویٰ کرتا ہے وہ پکا مردود اور خبیث ہے اور اس کا انجام بڑا بھیانک ہوتا ہے۔

❁ علامہ ابنِ عربیؒ اپنی کتاب فصوص الحکم میں فرماتے ہیں: چونکہ اسمِ اَللّٰہُ ذات جامع جمیع صفات و منبع جمیع کمالات ہے لہٰذا وہ اصل تجلیاتِ ربّ الارباب کہلاتا ہے اور اس کا مظہر جو عین ثانیہ ہوگا وہ عبداللہ عین الاعیان ہوگا ہر زمانے میں ایک شخص قدمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رہتا ہے جو اپنے زمانے کا عبداللہ ہوتا ہے اس کو قطب الاقطاب یا غوث کہتے ہیں جو عبداللہ یا محمدی

www.sultanulfaqrpublications.com

المشرب ہوتا ہے وہ بالکل بے ارادہ تحتِ امر و قربِ وفرائض میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ کو جو کچھ کرنا ہوتا ہے اس کے توسط سے کرتا ہے۔ (ترجمہ مولانا عبدالقدیر۔ ناشر نذیر سنز لاہور)

❁ حضرت شیخ موید الدین جندی قدس سرہٗ فرماتے ہیں: ''اسمِ اعظم جس کا ذکر مشہور ہو چکا ہے اور جس کی خبر چار سُو پھیل گئی ہے وہ حقیقتاً و معناً عالمِ حقائق و معنی سے ہے اور سورۃً ولفظاً عالمِ صورت والفاظ سے ہے۔ جمیع حقائقِ کمالیہ سب کی سب احادیث کا نام حقیقت ہے اور اس کے معنی وہ انسانِ کامل (مرشد کامل نور الہدیٰ) ہے جو ہر زمانہ میں ہوتا ہے یعنی وہ قطب الاقطاب اور امانتِ الٰہیہ کا حامل اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہوتا ہے اور اسمِ اعظم کی صورت وہی کامل (انسانِ کامل) کی ظاہری صورت کا نام ہے''۔ (تفسیر روح البیان)

❁ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝ (یٰسین۔12)

ترجمہ: اور ہر امر کو جمع کر رکھا ہے ہم نے امامِ مبین میں۔

اس آیت میں امامِ مبین سے مراد ''انسانِ کامل'' (مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ، امام الوقت) ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر امر، حکم اور اپنی پیدا کردہ کل کائنات کو ایک لوحِ محفوظ جو کہ انسانِ کامل کا دل ہے' میں محفوظ کر رکھا ہے۔ انسانِ کامل کا دل وہ جگہ ہے جہاں انوارِ ذات نازل ہوتے ہیں اور اسکی وسعت کا بیان و اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

❁ مولانا رومؒ مثنوی (دفتر سوم) میں فرماتے ہیں: جس طرح خزانے ویرانوں میں ہوتے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ''امانت'' بھی ایسے شخص کے دِل میں ودیعت کرتا ہے، جس کی زیادہ شہرت نہ ہو۔

❁ حضرت عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف انسانِ کامل میں لکھتے ہیں ''انسانِ کامل وہ قطب ہے جس پر اوّل سے آخر تک وجود کے فلک گردش کرتے ہیں اور وہ جب وجود کی ابتدا ہوئی' اس وقت سے لے کر ابدالآباد تک ایک ہی شے ہے۔ پھر اس کے لیے رنگا رنگ

لباس ہیں اور باعتبارِ لباس اس کا ایک نام رکھا جاتا ہے کہ دوسرے لباس کے اعتبار سے اس کا وہ نام نہیں رکھا جاتا۔ اس کا اصلی نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ اس کی کنیت ابوالقاسم اور اس کا وصف عبداللہ اور اس کا لقب شمس الدین ہے۔ پھر باعتبار دوسرے لباسوں کے اس کے نام ہیں۔ پھر ہر زمانہ میں اس کا ایک نام ہے جو اس زمانہ کے لباس کے لائق ہوتا ہے۔'' (صفحہ 388 ترجمہ فضل میراں ناشر نفیس اکیڈمی کراچی)

❁ اس حقیقت کو مزید وضاحت سے حضرت علامہ ابنِ عربی رحمتہ اللہ علیہ فصوص الحکم[1] میں بیان کرتے ہیں:

''ہر زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازل سے لے کر ابد تک اپنا لباس بدلتے رہتے ہیں اور اکمل افراد کی صورت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی جلوہ نما ہوتے ہیں۔'' (صفحہ 97)

❁ ''پس ازل سے ابد تک انسانِ کامل ایک ہی ہے اور وہ ذات صاحبِ لولاک سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک کے تمام رسولوں' نبیوں' خلیفوں کی صورت میں ظاہر ہوتی رہی ہے اور ختمِ نبوت کے بعد غوث' قطب' ابدال' اولیاء اللہ کی صورت میں اعلیٰ قدر مراتب ظاہر ہوتی رہے گی۔'' (صفحہ 165)

ہر دور میں ایک ایسا انسان موجود ہوتا ہے جو امانتِ الٰہیہ کا حامل یعنی خزانہ فقر کا وارث ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خزانہ فقر کے مالک اور مختارِ کُل ہیں اس لئے انہی سے یہ امانت اور خزانہ فقر منتقل ہوتا رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِذن کے بغیر کسی انسان کو امانتِ الٰہیہ منتقل نہیں ہوسکتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خزانہ فقر خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو منتقل ہوا۔ اور آپ اُمتِ محمدیہ میں فقر کی پہلی سلطان ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فقر کی وراثت پائی اور اُن سے ہی فقر اُمت کو منتقل ہوا اس لیے آپ رضی اللہ عنہ بابِ فقر ہیں۔ پھر یہ منتقل در منتقل ہوتا ہوا شہسوارِ فقر غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک پہنچا پھر خزانہ فقر سلطان العارفین

[1] فصوص الحکم والایقان۔ ترجمہ وشرح: محمد ریاض قادری

www.sultanulfaqrpublications.com

حضرت سخی سلطان باھوؒ تک پہنچا اب جب بھی امانتِ الٰہیہ منتقل ہوتی ہے تو آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس انسان کو غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کے حوالہ کرتے ہیں اور پھر وہاں سے اُسے امانتِ الٰہیہ یا خزانہ فقر کیلئے حضرت سخی سلطان باھوؒ کی بارگاہ میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔ اور وہاں سے اُسے اس زمانہ کے انسانِ کامل (مردِ کامل) کی بارگاہ میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ اب قیامت تک یہ خزانہ، خزانہ فقر کے مختارِ کُل صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت اور مہر سے اسی در سے منتقل ہوگا۔

امانتِ الٰہیہ کا حامل مرشد اگر طالب کو مل جائے تو فقر کی انتہا پر پہنچنا کوئی مشکل مرحلہ نہیں ہے۔ اس کی شان یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ پہلے دِن ہی طالب کو سلطان الاذکار اسمِ اعظم ''ھُو'' عطا کر دیتا ہے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کا نقش تصور کے لیے عطا فرماتا ہے۔ اگر ایسا مرشد مل جائے تو فوراً دامن پکڑ لے لیکن اس کو تلاش کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ غیر معروف ہوتا ہے لیکن سینہ بہ سینہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

اس مرشد تک صرف وہی طالب پہنچتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی پہچان، دیدارِ حق تعالیٰ اور مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حضوری کی طلب لے کر گھر سے نکلتے ہیں۔ طالبِ دنیا اور طالبِ عقبیٰ (جنت کے لیے زہد و ریاضت کرنے والا) یہاں پہنچ نہیں سکتا اور اگر پہنچ جائے تو ٹِک نہیں سکتا۔ پھر ان لوگوں کو طلبِ ناقص کی وجہ سے مرشدِ ناقص ہی ملتے ہیں تو دھوکہ کا گِلہ کیسا۔ اپنے اندر غور کر۔ اگر تُو اللہ تعالیٰ کی طلب لے کر نکلا ہوتا تو تیرا محافظ وہ خود ہوتا اور وہ تجھے کبھی بھی کسی شیطان کے پھندے میں نہ پھنسنے دیتا۔ تیری تو طلب ہی مال و دولت اور دنیا میں شہرت و مرتبہ ہے اور یہ ورثہ، فرعون، قارون اور ابوجہل ہے اور اللہ تعالیٰ کی طلب ورثۂ انبیاء و اولیاء ہے اب تیری جو طلب ہے تو اس کے مطابق اسی کے ہی پاس پہنچے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نیت اور دِل کو دیکھتا ہے۔

www.sultanulfaqrpublications.com

خلافت

راہِ فقر میں خلافت سے مراد مرشد کامل نور الہدیٰ کا مختلف سالکین کی تربیت فرما کر اور انہیں اپنی کسی صفت سے متصف فرما کر خلقِ خدا کی راہِ حق میں تربیت کے لیے مختلف جگہوں یا علاقوں میں متعین کرنا ہے۔ ان کو خلیفہ جس کی جمع خلفاء ہے' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ تصوف کی اصطلاح میں ان کو خلفاء اصغر کہا جاتا ہے اور ان کی تعداد متعین نہیں ہوتی۔

ہدایت کا منبع تو امانتِ الٰہیہ کا حامل انسانِ کامل ہی ہوتا ہے۔ یہ ان کے نمائندوں کے طور پر کام کرتے ہیں اور مخلوقِ خدا کی راہبری کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ خلافت کے لیے ضروری نہیں ہے کہ سالک فنا فی اللہ یا بقا باللہ ہی کے مقام پر فائز ہو بلکہ ضرورت کے مطابق جتنی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے اس کی تربیت کر کے اسے اس کی ڈیوٹی پر متعین کر دیا جاتا ہے۔ انسانِ کامل اور اس کے خلفاء کو ہم ایک مثال کے ذریعہ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرض کریں ایک بجلی گھر پورے شہر کو بجلی سپلائی کرتا ہے لیکن شہر کے ہر علاقے کا ایک ٹرانسفارمر ہوتا ہے اصل کرنٹ اور بجلی تو (11 ہزار وولٹ) بجلی گھر سے آ رہی ہوتی ہے لیکن ٹرانسفارمر اپنی اپنی استطاعت (240 وولٹ) کے مطابق اسے اپنے اپنے علاقوں میں سپلائی کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اصل باطنی قوت تو مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ کی ہوتی ہے جو خلفاء کے قلوب سے منعکس ہو کر سالکین تک پہنچتی ہے۔ خلافت میں کسی غلطی پر باطنی قوت سلب کر لی جاتی ہے۔ اس سے یہ ہوتا ہے کہ مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ کے قلب سے جو نور خلیفہ کے قلب میں آ رہا ہوتا ہے وہ بند ہو جاتا ہے۔ یا کسی غلطی سے رجعت ہو جاتی ہے لیکن انسانِ کامل چونکہ خلافتِ الٰہیہ کا حامل اور محبوبیت کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے اس لیے اس کی قوت سلب نہیں ہوتی یا اسے رجعت نہیں ہوتی۔ سلسلہ سروری قادری میں خلافت بہت کم عطا کی جاتی ہے۔ یا عطا کی جاتی ہے تو زیادہ تر ظاہری طور پر کسی ڈیوٹی کی ادائیگی کے لیے ہوتی ہے۔ اس میں مرشد کامل اکمل چونکہ انسانِ کامل کے مرتبہ پر فائز اور امانتِ الٰہیہ یعنی تصورِ اسم

www.sultanulfaqrpublications.com

اَللّٰہُ ذات کا حامل ہوتا ہے اس لیے طالب کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کے لیے اس کی محفل میں رہ کر ’’اسم اَللّٰہُ ذات‘‘ کا تصور کرنا ضروری ہے کیونکہ خلفاء سے وہ چیز عطا نہیں ہو سکتی جو اسے یہاں سے بلا واسطہ عطا ہو جائے گی۔ ہاں مرشد کامل نور الہدیٰ کے ظاہری وصال کے بعد خلفا کی باطنی قوت کئی گنا تک بڑھ جاتی ہے کیونکہ عام طور پر انسانِ کامل ایک ہی جگہ دوبار ظاہر نہیں ہوتا اور پھر سالکین کو اس کی پہچان نئی جگہ پر کافی دیر کے بعد ہوتی ہے۔

جعلی و ناقص مرشد

کچھ خود غرض لوگوں نے فقر یا تصوف کا جعلی لبادہ اوڑھ کر صوفیاء کرام کو بدنام کر دیا ہے یہ کھوٹے سکے ہیں لیکن یاد رکھیے حقیقت یہ ہے کہ کھوٹے سکے وہیں بنتے ہیں جہاں کھرے سکے موجود ہوتے ہیں اور جعلی مال وہیں بنتا ہے جہاں خالص اور اصلی مال موجود ہوتا ہے۔ اور اب تو ان کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے یہ لوگ راہبر کی شکل میں راہزن ہیں، سادھو کی صورت میں چور، خیر خواہ کی صورت میں دشمنِ جاں، بزرگ کی صورت میں اصل شیطان اور خطرناک ترین۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے ’’انسانی شیطان جن شیطان سے زیادہ سخت ہے۔‘‘

❁ مولانا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چونکہ بہت سے شیطان انسانی چہرے رکھتے ہیں اس لئے ہر ایک کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں پکڑانا چاہیے۔ شکاری پرندے جیسی آواز اس لیے نکالتا ہے کہ پکڑنے والے پرندے کو دھوکا دے۔ وہ پرندہ اپنے ہم جنس کی آواز سنتا ہے اور پھنس جاتا ہے۔ اسی طرح مکار درویش کا روپ بھر کر خلقِ اللہ کو پھانستے ہیں۔ کمینے لوگ فقیروں کے الفاظ چرا لیتے ہیں تاکہ بھولے بھالے لوگوں کو ان سے پھانسا جا سکے۔ مَردوں کا کام روشنی اور گرمی پہنچانا ہے، جس سے روح کو راحت ملے اور کمینوں کا کام دھوکہ دینا ہے۔ جعلی فقیری یا نبوت کا روپ دھار لیتے ہیں اور مسیلمہ کذاب کو احمد کا لقب دیتے ہیں مسیلمہ کا لقب کذاب رہا اور حضور

www.sultanulfaqrpublications.com

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو صاحبِ عقل کہا گیا۔ان کے پاس حق کی شراب ہے جس میں خالص مُشک ہے اور دوسری میں گندگی اور عذاب۔ اصل فقیر ہمیشہ شریعتِ محمدیؐ کا پابند ہوتا ہے کیونکہ شریعت کی پابندی کے بغیر فقیری عین مکاری ہے۔

✿ اس کو حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے:

صوفیاء کرام (مرشدِ کامل اکمل) کی تین اقسام ہیں:

(1) صوفی (مرشدِ کامل): وہ ہے جو سلوک کی منازل طے کر کے پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہو، فنا فی اللہ بقا باللہ ہو اور ماسویٰ اللہ سے آزاد ہو (ایسے ہی فقیر پر تلقین وارشاد فرض ہوتا ہے)۔

(2) متصوف: وہ ہے جو تصوف وطریقت کا بخوبی علم رکھتا ہو۔ منازلِ سلوک سے واقفیت رکھتا ہو لیکن درجہ تکمیل تک رسائی حاصل نہ کر سکا ہو (طلبِ ناقص کی وجہ سے یا پھر کتبِ صوفیاء کے مطالعہ سے ان امور سے واقف ہو گیا ہو)۔

(3) مستصوف: وہ ہے جس نے دنیا اکٹھی کرنے اور مال و دولت سمیٹنے کے لیے صوفیاء (مرشد کامل) جیسا حلیہ بنا رکھا ہو لیکن حقیقتاً تصوف وطریقت کی راہوں سے ناواقف ہو وہ محض ہوس کا غلام ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن شیطانوں سے مخلوق کو بچائے۔ اب تو اخبارات و رسائل میں ان کے باقاعدہ اشتہارات شائع ہوتے ہیں جن کو پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ اِن اشتہارات میں ہر عامل' کامل ہونے کا دعویدار ہے اور سارے جہان کا درد اس کے سینے میں ہے اور اسی درد کی وجہ سے یورپ اور امریکہ کو چھوڑ کر آپ کے شہر میں ایک چھوٹی سی کٹیا میں آ بسا ہے۔ اور کچھ نے تو ہمالیہ کے پہاڑوں میں کم از کم چالیس سال چلّہ کشی کی ہوتی ہے یہ سب ''عامل باوے'' اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اِن کو کسی مرشدِ کامل سے فیض ضرور ملا ہے اور اِن میں اکثر و بیشتر اپنا تعلق قادری سلسلہ سے ظاہر کرتے ہیں۔ کاش! یہ لوگ ''قادری'' کی عظمت کو جان سکتے تو یہ کام نہ کرتے۔ پھر یہ ہر کام کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں جنات و موکل اِن کے غلام ہیں اور ان کے کہنے پر وہ ہر کام کر دیتے ہیں۔

www.sultanulfaqrpublications.com

حضرات ذرا غور کیجیے کیا انسان جنات و موٴکلات سے افضل نہیں ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ قادر نہیں ہے کہ جن و موٴکلات کارخانہ قدرت میں دخل دیں؟ یہ لوگ کمزور ایمان والے لوگوں کو لوٹتے ہیں اور اس کے لیے مختلف طریقے اختیار کرتے ہیں۔ ان کی اقسام تو بہت ہیں لیکن ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

❁ بہت سارے لوگ ایسے بھی موجود ہیں جو نہ پیر اور مرشد ہیں اور انہیں اس کے متعلق کچھ علم بھی نہیں وہ بس اپنی دنیا کے چکر میں ہوتے ہیں۔ یہ لوگ سادہ لوح لوگوں سے پیسہ بٹورنے کے لیے پیری کو بطور پیشہ اختیار کر لیتے ہیں اور اپنا الو سیدھا کرنے کے لیے وہ نئے سے نیا کرتب کرتے ہیں اور ان لوگوں میں بعض وہ بے مرشد اور رجعت خوردہ لوگ بھی ہوتے ہیں جو چلّہ کشی و ریاضت کی راہ اختیار کر لیتے ہیں پھر شیطانی استدراج میں آکر گمراہ ہو جاتے ہیں اور بعض کے مرشد ناقص ہوتے ہیں جو شروع سے ہی اپنے طالب کا رجحان دنیا کی طرف کر دیتے ہیں پھر خود بھی دنیا سے کھیلتے ہیں اور ان کے مرید بھی۔ اس لیے یہ لوگ اپنی شہرت کے لیے اشتہار بازی کرتے ہیں صرف ایک رات کے عمل سے ہر مسئلے کا حل، جو چاہو سو پوچھو، سنگدل محبوب آپ کے قدموں میں، ستاروں کی چال کے ماہر، علمِ نجوم کے بے تاج بادشاہ، بنگال کے کالے جادو کے ماہر، افریقہ کے کالے جادو کے ماہر، شوہر کو راہِ راست پر لانا، چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات، پانچ لاکھ نقد انعام اس عالم کو جو میرے کیے علم کی کاٹ کرے، کالے و سفلی علم کی کاٹ و پلٹ کے ماہر جناب عامل نجومی فلاں فلاں۔ ایسے ہی بد بخت لوگوں کی وجہ سے لوگ راہِ فقر و طریقت اور تصوف سے کترانے لگے ہیں۔ ان کم بختوں نے صرف دولت کو مقصدِ حیات بنالیا ہے اور اس مقصد کے لیے یہ عوام الناس کو ہر طرح سے بے وقوف بنارہے ہیں اور کئی تو اپنا نام بھی ہندوانہ رکھ لیتے ہیں۔ آئے دِن اخبارات اور رسائل میں ان کے نئے جال ہوتے ہیں اور اپنی نام نہاد شعبدہ بازیوں کو کرامات کا نام دے کر اس کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ گویا ان پر فرض کر دیا گیا ہے۔ اس کی بہترین مثال ان کے اشتہارات کے ساتھ چھپنے والے ''کھلے خط'' ہوتے ہیں جس کا

ایک ہی انداز ہوتا ہے ''میں بہت پریشان تھا، مرنے والا تھا، ہر طرف سے مایوس ہو کر میں نے جب فلاں عامل باوے سے رابطہ کیا تو میری تمام پریشانیاں دور ہو گئیں۔'' اگر قارئین ذرا سی توجہ اور محنت سے کام لیں تو یہ جان کر حیران رہ جائیں گے کہ ایک ہی اخبار میں ایک ہی خط بغیر کسی زیر زبر تبدیل کیے صرف نام کی تبدیلی کے ساتھ مختلف عاملوں کے بارے میں چھپا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ لوگ کفرِ عظیم میں بلکہ شرک میں مبتلا ہوتے ہیں کیونکہ جب یہ کہتے ہیں ''ہر طرف سے مایوس ہو کر میں نے فلاں باوے سے رابطہ کیا تو میرے مسئلے حل ہو گئے'' تو گویا یہ نادان یہاں پر اللہ پاک کی ذات کی بھی نفی کر گئے (نعوذ باللہ) کہ خدا سے بھی ناامیدی تھی مگر عامل باوے نے کام کر دیا۔ ان ناعاقبت اندیش مال و زر کے پجاریوں نے تو اولیاء اللہ کی درگاہوں اور مزارات کو بھی نہیں بخشا بلکہ ان بابرکت جگہوں کو اپنی شکارگاہیں بنالیا ہے جہاں بیٹھ کر یہ انسانیت کا شکار کرتے ہیں اور اللہ کے ولیوں سے عوام الناس کو بدظن کرتے ہیں۔

❁ دوسرا طبقہ وہ ہے جو حدِ شریعت میں رہ کر لوگوں کو بے وقوف بناتا ہے یہ کسی ولی اللہ کے مزار کو شکارگاہ بناتا ہے مثلاً ایک شخص جو بظاہر شریعت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا نظر آتا ہے آنکھیں بند کیے، آلتی پالتی مارے بیٹھا ہے اور لوگ اس کے گرد حلقہ باندھے بیٹھے ہیں جبکہ دو چیلے پیچھے ہٹنے کی درخواست کر رہے ہیں تاکہ حضرت صاحب کے ''مؤکل'' بیٹھ سکیں، کچھ دیر کے بعد ''حضرت صاحب'' دائیں بائیں سر جھٹک کر آنکھیں کھول دیتے ہیں اور سامنے والے سے کہتے ہیں ''عرض کرو ہر سوال کا جواب ملے گا۔'' اس پر ایک عجیب سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ہر سوال کے جواب میں ''حضرت صاحب'' اپنے مؤکلوں سے گفتگو کرتے ہیں جبکہ سامعین آنکھیں پھاڑے مؤکلوں کو دیکھنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ شاید انہیں بھی کچھ نظر آ جائے اس کے بعد ہر سوال کے جواب میں تقریباً یہی کہا جاتا ہے کہ تم پر تمہارے فلاں رشتہ دار نے عمل کیا ہے تم پر تمہارے فلاں پڑوسی نے عمل کیا ہے، نیز آخری بات یہ طے پاتی ہے کہ آپ حضرت صاحب کے آستانے پر تشریف لائیں اور اپنی جیب کا کام تمام کروائیں۔

اب ان پیروں میں ایک نئی قسم پیدا ہوگئی ہے انہوں نے بھی اولیاء کرام کے مزارات کو شکار پھانسنے کا اڈہ بنایا ہوا ہے۔ جمعرات یا جمعہ کو یہ اپنے چند چیلوں کے ساتھ مزار پر پہنچ کر ایک جگہ اپنے مریدوں کے درمیان بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے مرید لوگوں کو اپنے پیر کی طرف متوجہ کرتے ہیں اِن پیروں میں کچھ کشف القلوب کے ماہر ہوتے ہیں اور انسان کے دِل میں جو پریشانی ہوتی ہے اس کو بتا دیتے ہیں اس طرح وہ پریشان انسان ان کا مطیع ہو کر اِن کے جال میں پھنس جاتا ہے یا ایک گروہ ایک جگہ اکٹھا ہو کر اسمِ ذات یا کوئی دوسرا ذکر بڑے زور زور سے کرتا ہے۔ ان کے ذکر کی طرف متوجہ ہو کر لوگ ان کے گرد اکٹھا ہو جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے ذکر کرتے کرتے کوئی حال میں آکر لوٹ پوٹ ہونے لگتا ہے۔ لوگ اس ڈرامہ سے متاثر ہو کر اِن کے پھندہ میں پھنس جاتے ہیں۔ حالانکہ لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اولیاء کرام نے تنہائی میں ذکرِ اَللّٰہُ کا اہتمام کیا ہے اور یہ تو طریقت ہے شریعت میں بھی نفلی عبادات تنہائی یا چھپا کر کرنے کی تاکید ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ''۔ صحابہؓ نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیسے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''سنتیں اور نوافل گھر میں ادا کیا کرو۔''

ان حالات میں یہ کہنا آسان ہے کہ اس زمانہ میں مرشدِ کامل نہیں ملتا لیکن یہ کہنا بھی مشکل نہیں کہ اس زمانے میں مریدِ صادق بھی آسانی سے نہیں ملتا۔ مریدین بے شک بہت ہیں مگر وہ اپنے پیروں کے پاس زیادہ تر دعاؤں اور تعویذوں کے لیے جاتے ہیں یہ طرزِ عمل درست نہیں ہے اِن دنیوی کاموں کے لیے کسی مردِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دیا جاتا۔ مرشد کامل کی ضرورت باطنی اصلاح اور تزکیہ نفس، تصفیہ قلب اور تجلّیہ روح کے لیے ہوتی ہے مرشدِ کامل مریدِ صادق کو منزل بہ منزل فقر کی راہ سے گزارتا ہے اور آخر کار قربِ الٰہی تک پہنچاتا ہے۔ آج کے دور کے برعکس ماضی میں ہر انسان مرشد کی تلاش میں رہتا تھا کہ اُس کی تربیت اور غلامی سے اللہ کا قرب اور معرفتِ الٰہی حاصل کر سکے پھر اس کی مجلس میں پہنچ کر تلقین و ارشاد سے معرفتِ الٰہی اور

www.sultanulfaqrpublications.com

قُربِ الٰہی حاصل کرتا تھا۔ رفتہ رفتہ انسانوں کے اندر مادیت بڑھتی چلی گئی اور خواہشاتِ دنیا نے انہیں گھیر لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی خواہش گھٹتی چلی گئی۔ اِن حالات کو دیکھ کر مرشد کامل اکمل (انسانِ کامل) نے اپنے آپ کو دنیا سے چھپا لیا۔ جب میدان خالی ہو گیا تو جعلی پیر اور ٹھگ گدیوں پر بیٹھ گئے اور تعویذ گنڈوں کا کام شروع کر دیا۔ نجومی اور پامسٹ بھی پیر بن گئے، قرآنی اور طلائی الواح لوگوں کے مقدر سنوارنے کے لیے فروخت ہونے لگیں حالانکہ یہ علوم ہیں ان کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں۔ اور یوں چالاک، مکار اور عیار لوگوں نے شعبدہ بازی سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا شروع کر دیا اور پیری مریدی کا کاروبار ٹھیک ٹھاک اپنے عروج پر پہنچ گیا اور لوگ دنیاوی معاملات میں بہتری اور مسائل کے حل کے لیے اِن کے پاس جانے لگے کہیں کاروبار اور مال میں اضافہ کے تعویذات اور عملیات بکنے لگے۔ کہیں بانڈ اور سٹہ بازی کے نمبر بتانے کا کام چل نکلا اور کہیں ساس بہو، نند بھاوج کے معاملات اور جھگڑے ختم کرنے اور اولاد دینے کی دکانیں کھل گئیں اور کہیں پر جادو چلانے اور جادو کا وار روکنے کا سفلی کام ہونے لگا۔ جب لوگ ان رسمی اور جعلی پیروں کی مجلسوں میں اپنی خواہشاتِ نفس اور مسائل کے حل کے لیے جانے لگے اور پھر جب انہوں نے ان جعلی پیروں کے طرزِ عمل پر غور کیا تو انہوں نے ان کے قول و فعل میں خیانت اور تضاد کو ملاحظہ کیا، ان کی زبان پر جھوٹ اور غیبت کو دیکھا، ان کے حجروں میں خواتین کے ہجوم دیکھے اور ان کی آنکھوں میں شہوانیت کو دیکھا اور پھر ناجائز طریقوں اور فریب سازی سے لوگوں سے مال بٹورتے دیکھا، بھولے اور سیدھے سادھے مردوں اور بھولی عورتوں کو ان کے جال میں پھنستے دیکھا تو کچھ لوگوں نے یہ گمان کر لیا کہ صوفیاء کرام کا اصل طریقہ یہی ہے یا صوفیاء کا مذہب ہی یہی ہے۔ اور کچھ لوگوں کو جب اِن شریر اور رذیل لوگوں کی مجلس میں جانے کا اتفاق ہوا یا پھر ان لوگوں کو مرشد کامل کی صحبت ہی نصیب نہ رہی اگر نصیب بھی ہوئی تو یہ لوگ کرامات کے منتظر رہے یا پھر خواہشاتِ دنیا و نفس کی تکمیل نہ ہونے پر وہاں ٹک نہ سکے اور اُن سے بھی بدظن ہو گئے‘ آخرکار انہی جعلی پیروں کی پیروی اور اقتدا کی جن کو خود نفسانی خواہشات نے ہلاک کر دیا تھا۔

www.sultanulfaqrpublications.com

سلطان الفقر دوم حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے: ''اِنَّ صُحْبَۃَ الْاَشْرَارِ تُوْرِثُ سُوْءَ الظَّنِّ بِالْاَخْیَارِ ترجمہ: وہ بندہ جو طریقت کے بُرے لوگوں (یعنی جعلی اور رسمی پیروں) کی مجلس کو اختیار کرے گا تو وہ بندہ طریقت کے اصل لوگوں (یعنی مرشد کامل اکمل) سے بھی بدظن اور بدگمان ہو جائے گا۔'' اب چاہیے تو یہ تھا کہ یہ ان جعل سازوں کی پیروی نہ کرتے اور اپنی خواہشاتِ نفس کو لعنت ملامت کرتے لیکن انہوں نے اُلٹا اولیاء اللہ کی صفات اور روحانی راہ (روحانیت) کے خلاف زہر اُگلنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ روحانیت کی راہ سے ہی بدظن ہو گئے جب انہوں نے روحانیت (باطن) کی راہ کو چھوڑ دیا تو پھر ''ظاہر'' ہی پاس رہ گیا۔ ظاہر پر توجہ بڑھتی گئی اور ظاہر پر توجہ کی شدت نے فرقہ پرستی اور مسلک پرستی کو جنم دیا اور یوں روح سے خالی یہ اجسام ایک دوسرے کا خون مذہبِ اسلام کے نام پر بہانے لگے۔ اور جب مٹی کے یہ بت (عنصری اجسام) روح سے خالی ہو گئے تو غیروں نے بھی ان کو اپنی ٹھوکروں پر رکھ لیا کیونکہ:

❀ تنِ بے روح سے بے زار ہے حق
خدائے زندہ! زندوں کا خدا ہے

سجادہ نشینی یا گدی نشینی: مسلمانوں میں جب سیاسی خلافت اولاد میں چلنے لگی تو دنیا ہاتھ سے گئی اور روحانی جانشین اولاد سے ہونے لگے تو دین بھی گیا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اولاد میں ولایت وفقر کے حقدار نہیں ہوتے۔ ہوتے ہیں ضرور ہوتے ہیں اور بعض اوقات عام لوگوں سے زیادہ حق دار ہوتے ہیں لیکن آج کے دور میں تو اکثر نااہلوں کو ہی گدی نشین دیکھا ہے۔ بعض مسند نشین آپ کو ایسے ملیں گے جن کو اس راہ کا پتہ تک نہیں۔ البتہ ان کی خوش بختی کہہ لیجیے کہ انہوں نے ایسے خاندان اور گھرانوں میں جنم لیا ہوتا ہے کہ ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بزرگ ایسا گزرا ہوتا ہے جس کی مسند انہیں وراثت میں مل جاتی ہے اور مرید بھی وراثت میں مل جاتے ہیں اور صدیوں تک یہ سلسلۂ جانشینی اس وقت تک چلتا رہتا ہے جب تک گدی پر کوئی دوسرا قبضہ نہیں کر لیتا۔ اور اصل میں عام لوگوں کے نزدیک انگریزوں کے دور سے قبل تک تو یہ بات بالکل درست تھی

www.sultanulfaqrpublications.com

کہ سجادہ نشین یا گدی نشین اہلِ مزار کا عام طور پر روحانی اور باطنی نائب یا جانشین ہی ہوا کرتا تھا لیکن انگریزوں نے مسلمانوں کے اس عظیم خانقاہی نظام کو تباہ کرنے کے لیے اس کو وراثت میں شامل کر دیا۔ اب قانونِ وراثت کے تحت دوسری جائیداد کی طرح بطور وراثت گدی یا سجادہ نشینی ملتی ہے۔ خواہ وہ اس کے اہل ہوں یا نہ ہوں۔ اگر اہلِ مزار اپنے وصال سے قبل اپنے دل کے محرم یا روحانی یا باطنی جانشین کو گدی نشین مقرر کر دے تو عدالت کے ذریعہ چند ماہ کے اندر اندر اسے بے دخل کر دیا جائے گا اور گدی یا سجادہ نشینی اولاد کو بطور وراثت منتقل ہو جائے گی۔ سجادگی کے ساتھ ساتھ چونکہ جائیداد اور مال و دولت کا معاملہ بھی ہوتا ہے اس لیے یہ وراثت میں شامل ہو گئی ہے عدالتوں کے اندر گدی یا سجادہ نشینی کی جنگ اکثر لوگوں نے دیکھی ہو گی یا اخبارات میں پڑھی ہو گی بلکہ اب تو اس کے حصول کے لیے قتل و غارت گری تک نوبت آ گئی ہے۔ کیونکہ اب تو گدی کی وجہ سے سیاست میں بھی اعلیٰ مقام حاصل ہوتا ہے۔ اقبالؒ نے اسی طرح اشارہ کیا ہے:

میراث میں آئی ہے انہیں مسندِ ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

(زاغ کوے کو کہتے ہیں) اور شاہینوں کے نشیمن جو لوگوں کے قلوب میں ایمان کی شمع روشن کرتے تھے اب زاغوں کے قبضے میں ہیں ان کا مقصد صرف مال اکٹھا کرنا ہے' کیونکہ تلقین وارشاد کی مسند تو ان کو وراثت میں ملی ہے۔

قُم بِاِذْنِ اللّٰہ کہہ سکتے تھے جو' رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن

قم باذن اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے' آپ یہ کہہ کر مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ مُردہ قلوب کو زندہ کرنے والے چلے گئے اب تو ان خانقاہوں میں اپنے اسلاف کی ہڈیاں بیچنے والے مجاور بیٹھے ہیں یا مُردے دفن کرنے والے گورکن۔

ہم قارئین سے یہ سوال کرتے ہیں کہ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ، حضرت داتا

www.sultanulfaqrpublications.com

گنج بخشؒ، حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ، حضرت بابا فرید شکر گنجؒ، حضرت بہاؤ الدین زکریاؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ، حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ، حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائیؒ، حضرت لال شہباز قلندرؒ، حضرت سیّد عبد اللطیف شاہؒ المعروف بری امام، حضرت شاہ شمس تبریزؒ اور حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ، سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ، حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانیؒ، حضرت سخی سلطان پیر محمد عبد الغفور شاہؒ، حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ اور سلطان الاولیاء حضرت سخی سلطان محمد عبد العزیز صاحبؒ اور دیگر تمام اولیاء جو گزرے ہیں' کون سے مزار کے گدی یا سجادہ نشین تھے؟ انہوں نے تو اپنی دنیا خود پیدا کی:

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک تو اصل فقیر وہ ہے جو آزاد ہے یعنی کسی خانقاہ (مزار) کا محتاج نہیں ہے بلکہ چل پھر کر فیض تقسیم کرتا ہے۔ اس عاجز نے پورے پاکستان کا سفر کیا ہے اور یہ معلوم کر کے حیرت زدہ رہ گیا کہ ایک پیر کی اولاد کو لوگ سات سات نسلوں سے پوجتے چلے آرہے ہیں حالانکہ اولاد کو طریقت کی ہوا تک نہیں لگی بس تصوف کے چند اسباق یاد ہیں جس سے وہ لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں اور خلافِ شریعت کام بھی کھلے عام کرتے ہیں لیکن لوگ پھر بھی نہیں سمجھتے بلکہ یہ لوگ انہی مریدوں کے نذرانوں سے گرمیاں یورپ اور امریکہ میں گزارتے ہیں اور علاج بھی وہیں سے کراتے ہیں سیاست کا کھیل کھیلتے ہیں اور اس سے مال بناتے اور عزّ و جاہ حاصل کرتے ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا۔ ان لوگوں کی مثالوں سے بھی طریقت کے مخالفین نے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔

تصوف میں آنے والی بعض بدعات

راہِ فقر یا تصوف میں بہت سی بدعات ایسی داخل ہو چکی ہیں جن کو عام لوگوں نے ولایت کی علامت سمجھ لیا ہے جن میں سے چند ایک کا ذکر مرشدِ ناقص میں پچھلے صفحات میں ہو چکا ہے اور چند

ایک بطور خاص درج کی جا رہی ہیں:

❁ **شریعت کی کسی مخالفت کو اپنے فقر کا نشان بتلانا:** سڑکوں پر کئی کونوں میں آپ کو ایسے بابا جی بیٹھے ملیں گے جو یا کلین شیو ہونگے یا ننگے بیٹھے ہونگے یا اور کوئی نئی ادا اپنائے ہونگے ہاتھوں پیروں اور گلے میں منکے اور مالائیں ڈال کر ملنگ کا لقب اختیار کیے ہوں گے۔ بعض کے پاس بعض استدراجی اعمال ایسے ہونگے جن کے اثرات لوگوں پر ظاہر ہوئے اور وہ ان کے پاس عقیدت مند ہو کر بیٹھ گئے یہ سب عملیات کے کرشمے ہیں لوگ ان کے اس خلافِ شریعت انداز کو اس تاویل کے سائے میں جگہ دیں گے کہ فقر میں بعض مقامات ایسے بھی آتے ہیں جن میں ظاہری شریعت کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ طریقت کی راہ میں یہ وہ بدعت ہے جو سرے سے دین کو ختم کر دیتی ہے اور یاد رہے پیغمبر علیہ السلام کی شریعت سے جو قوم روگردانی کرتی ہے اُسے اللہ کی امداد اور نصرت حاصل نہیں ہوتی۔

❁ خلافِ پیغمبر کسی راہ گزید
که هرگز به منزل نخواهد رسید

ترجمہ: جس نے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریق (شریعت) کے خلاف راستہ اختیار کیا وہ کبھی منزل پر نہیں پہنچ سکے گا۔

❁ **تعویذات کے ذریعہ رام کرنا:** لوگ تعویذوں کے جوڑ توڑ میں بھی خاصی دلچسپی لیتے ہیں اپنی ضرورت کے تحت لوگوں کو رام کرنا اور اپنی غلامی میں لانا یا کسی دشمن کو اپنے عزیزوں سے توڑنے کے لیے عمل کرنا ان کے مجسمے بنا کر ان میں سویاں لگانا یہ وہ سفلی عمل ہیں جو خالص شیطانی کام ہیں لیکن شیطان کسی اچھے عنوان سے انسان کو اس عمل پر لائے گا۔ سو ایسے شیطانی کاموں کو اچھی نیت مہیا کرنا یہ خود ایک بدعت ہے۔ بدعتی پیروں کے گرد مریدوں کا ایک گھیرا بنا ہوتا ہے انہوں نے عوام میں اپنا کاروبار چلانے کے لیے کچھ اپنے چیلے بنائے ہوتے ہیں جو ان پیروں کی کرامات کے قصے لوگوں کو سناتے ہیں جو بات چل گئی پھر وہ ان کے عوام کے حق میں

ایک وحی قطعی ہو جاتی ہے جس میں کوئی غلطی راہ نہیں پا سکتی۔ محبت کے جوڑ اور عداوت کے توڑ کیا صرف اللہ والوں کے ہی عمل ہو سکتے ہیں یا یہ اعمال جوگیوں، عیسائی راہبوں اور بدعتی پیروں میں بھی ہو سکتے ہیں؟ قرآنِ کریم نے جادو کے عمل کا ایک یہ اثر بھی بتلایا ہے ترجمہ: سو یہ کفر پسند کرنے والے سیکھتے ہیں ہاروت ماروت سے وہ عمل جس سے وہ جدائی ڈالتے ہیں خاوند اور اسکی بیوی کے درمیان۔ اور وہ اس سے نقصان نہیں کر سکتے کسی کا بغیر اللہ کے اِذن کے۔ (البقرہ۔102)

❁ **جنات سے جوئے اور سفلی کھیلوں یا بانڈ کے نمبر معلوم کرنا:** پھر بھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان سفلی اغراض میں کھوئے لوگ (وہ ہندو جوگی ہوں یا عیسائی راہب یا بدعتی پیر) اپنے شیطانی ذرائع سے جان لیتے ہیں کہ فلاں جوئے، لاٹری یا بانڈ کی قرعہ اندازی میں فلاں فلاں نمبر نکلنے والا ہے اور پھر وہ اسے اپنے خاص خلیفہ کے کان میں ڈال دیتے ہیں کبھی جنات کی بجائے عملیاتِ علم الاعداد اور علمِ جعفر سے بھی یہ کام سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ اور اسکی راہیں یہ عامل ہی جانتے ہیں بس پھر کیا ہے مریدوں اور پیر دونوں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں اور پھر ان لوگوں کی کوششوں اور دلچسپیوں سے ان حلقوں میں اتنا شرک پھیلتا ہے اور اتنی بدعات فروغ پاتی ہیں کہ الامان والحفیظ۔

❁ **خلافت کی عام تقسیم:** کسی کو اپنا خلیفہ بنانا درحقیقت اسے اپنی نیابت پر لانا ہے اور یہ بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ جس کو خلافت دی جارہی ہے اگر وہ اس منصب کا اہل ہے تو یہ نیکی بھی ہے اور ارشاد کا دائرہ عمل بھی۔ اور نا اہل کو منصبِ خلافت پر لانا بدی بھی ہے اور فتنہ کا دخل بھی۔ صوفیاء کرام کے ہاں خلافت اُس کے اہل لوگوں کو دی جاتی ہے صوفیاء کرام نے کبھی کسی کو خلافت اس لیے نہیں دی کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں اس شیخ کے گیت گاتے رہیں اور لوگوں کو کھینچ کھینچ کر اسکے قدموں پر لاتے رہیں اور اس کے لیے مال و دولت اکٹھی کرتے رہیں یا دوسرے مشائخ کے حلقہ اثر کو گھٹانے یا مٹانے کے لیے محنت کرتے رہیں۔ جو پیر محض اپنے حلقہ اثر کو بڑھانے کے لیے خلافتوں کی عام تقسیم کرتا ہے وہ اس سلسلے میں بدعت کو جنم دیتا ہے اور یہ ایک ایسی بدعت ہے

جس سے شریعت اور طریقت دونوں کی بدنامی ہوتی ہے۔

خلافت کا اولاد میں چلنا: خلافت اگر اہل حضرات کو ملے تو قطع نظر اس کے کہ وہ اولاد ہے یا نہیں اس میں کوئی عیب کی بات نہیں۔ لیکن محض اس لیے کہ یہ سلسلہ خاندان سے باہر نہ جانے پائے اور اس گدی پر غیر خاندان کا کوئی فرد نہ آنے پائے۔ اپنی اولاد کو جانشینی کا منصب دینا طریقت میں بڑی بدعت ہے۔ انبیاء کرام کے سلسلہ میں وہی لوگ آگے آئے جو اس کے اہل تھے اور جو نااہل تھے انہیں کبھی یہ منصب نہیں دیا گیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نا اہل افراد کو محض خاندانی نسبت پر خلافت دینا انبیاء کا طریقہ نہیں بلکہ طریقت میں ایک بدعت ہے۔

نقشبندی سلسلہ کے مورثِ اعلیٰ حضرت سلمان فارسیؓ حضرت ابوبکرؓ کی اولاد میں سے نہ تھے سروری قادری، چشتی اور سہروردی سلاسل کے مورثِ اعلیٰ حضرت امام حسن بصریؒ حضرت علی مرتضیٰؓ کے خاندان میں سے نہ تھے۔ جس طرح خلافتِ ظاہرہ اپنے دائرہ رُشد میں کسی نسبی امتیاز سے نہ چلی، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اپنی اہلیت و قابلیت پر منصبِ خلافت پر آئے، خلافتِ باطنہ بھی پہلے ادوار میں حسب ونسب پر نہیں اہلیت پر چلتی رہی۔ کسی کو مقامِ ولایت نصیب ہو جائے تو اس کا معنی یہ تو نہیں کہ اب اس کا بیٹا اور پوتا بھی (جو اہل نہ ہو) ولی ابن ولی کہلائے اور منصبِ ولایت کا حقدار ہو جائے۔

سلسلہ چشتیہ کے خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے جانشین خواجہ بختیار کاکیؒ انکے صاحبزادے نہ تھے، حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ کے جانشین بابا فرید گنج شکرؒ ان کے صاحبزادے نہ تھے اور حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے جانشین حضرت نظام الدین اولیاءؒ ان کے صاحبزادے نہ تھے۔ اور سلسلہ سروری قادری میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے بعد جو امانت چلی اس میں بھی نسب کا دخل نہیں ہے حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ مدینہ شریف سے آئے تھے اور امانتِ الٰہیہ سلطان العارفین حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی اُن سے حضرت سخی سلطان پیر محمد عبد الغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے حاصل کی اور اُن سے حضرت سخی سلطان پیر

www.sultanulfaqrpublications.com

سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ نے حاصل کی اور اُن سے سلطان الاولیاء حضرت سخی سلطان محمد عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاصل کی اِن سب میں نسب کا کوئی رشتہ نہیں تھا۔ سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ سلطان محمد عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے لیکن امانت کے اصل حقدار اور ازل سے منتخب شدہ تھے اور اگر امانت نسب کی وجہ سے ملنا ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی اور سلطان محمد عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے سلطان صفدر علی رحمۃ اللہ علیہ کو ملتی۔

❁ **شیخ کے انتقال کے بعد اسی خاندان میں لوگوں کو زبردستی رکھنا:** آج کل ایک دوسری بدعت دیکھنے میں آ رہی ہے شیخ اور مرید کے درمیان نسبت کا پایا جانا بہت اہم ہے۔ نسبت کے پائے جانے سے فیض بہت ملتا ہے اور اس میں ترقی بھی ہوتی ہے لیکن شیخ کے انتقال کے بعد اس کے مریدوں کو زبردستی یا ترغیب دے دے کر اسکی اولاد یا اس کے کسی خلیفہ سے بیعت کرنے کی تاکید کرنا یا کوشش کرنا کہ مریدین اسی خاندان میں رہیں اور انہیں کوئی دوسرا نہ اچک لے یہ بدعت ہے۔ اگر شیخ کے انتقال کے بعد اس کا جانشین کامل ہے تو وہ ہرگز اس کی کوشش نہیں کرے گا اگر ناقص ہے تو اس کی کوشش یہی ہوگی کہ تمام مریدین اسی کے حلقہ اثر میں رہیں اور اس کے لیے وہ ہر حربہ استعمال کرے گا۔

مرشدِ ناقص سے اجتناب کی ہدایت

ہم نے مرشدِ ناقص کے بارے میں ہر بات کو کھول کر بیان کر دیا ہے اور تمام سلاسل کے مشائخ کرام نے بھی ان لوگوں سے اجتناب کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ جس طرح ایک مسلمان اپنے افعالِ قبیحہ کی وجہ سے دینِ اسلام کی نمائندگی نہیں کر سکتا اسی طرح ایک جعلی پیر اپنی بدکرداری کی وجہ سے تصوف یا فقر کا نمائندہ نہیں بن سکتا۔ شریعت میں یہ جائز نہیں کہ ایک پڑوسی کے ظلم کی وجہ سے دوسرے پڑوسی سے مواخذہ کیا جائے اسی طرح یہ بھی جائز نہیں کہ مسلمانوں کے چند

گروہوں کی بدکرداریوں کا الزام پاکیزہ دینِ اسلام پر لگا دیا جائے اور یہ بھی مناسب نہیں کہ بعض جعلی پیروں کی حرکات کو نیک طینت اور پاکیزہ سیرت صوفیاء کرام کی طرف منسوب کر دیا جائے۔

❁ شیخ احمد زروقؒ فرماتے ہیں کہ جعلی پیر اہلِ ہوا ہیں ان کے اقوال کو رَد کیا جائے اور ان کے افعال سے اجتناب کیا جائے لیکن تصوف کے حلقہ میں ان کے داخل ہونے کی وجہ سے اہلِ حق کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔ اچھے بُرے لوگ ہر شعبہ میں موجود ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا جس طرح تمام علماء، فقہا، مدرسین، قاضی، تاجر، امراء اور حکمران برابر نہیں ہیں اسی طرح صوفیاء بھی برابر نہیں ہیں علماء میں بھی دو طبقے ہیں علمائے سو اور علمائے حق۔ اب علمائے سو کی وجہ سے ہم علمائے حق کا انکار نہیں کر سکتے۔ اسی طرح صوفیاء میں بھی بعض اعلیٰ مراتب پر فائز ہیں اور بعض ان میں جعلی پیر بھی ہیں اور یہ بات اتنی واضح ہے کہ اسے ہر خاص و عام جانتا ہے اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں انسان کو چاہیے کہ وہ پہلے حق کو پہچانے تاکہ اہلِ حق کو پہچان سکے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ تو طالب کے لیے معیار یہ رکھتے ہیں کہ اُس کی طلب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہو اور مرشد کے لیے معیار یہ ہے کہ وہ صاحبِ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہو اور طالب کو پہلے دِن ہی سلطان الاذکار اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور اور مشقِ مرقومِ وجودیہ عطا کر کے اُسے انتہا تک پہنچا دے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

❁ پس معلوم ہوا کہ تلقین کسی مردِ مرشد سے لینی چاہیے۔ زن سیرت و نامرد مرشد کو تین طلاقیں دے دینی چاہئیں۔ مردِ مرشدِ کامل اور نامرد مرشدِ ناقص کی پہچان کیا ہے؟ مرشدِ کامل طالب کو اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسکی مشقِ وجودیہ کراتا ہے اور اپنی توجہ سے حضوری میں پہنچاتا ہے لیکن نامرد مرشدِ ناقص آج کل کے وعدے کرتا ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ آپ نہ طالب ہین کہیں دے، لوکاں نُوں طالب کر دے ھُو
چانون کھیپاں کر دے سیپاں، قہر اَللّٰہ توں ناہیں ڈر دے ھُو

www.sultanulfaqrpublications.com

عشق مجازی تلکن بازی، پیر اَوَلّے دَھر دے ھُو
اوہ شرمندے ہوسن باھُوؒ، اندر روز حشر دے ھُو

مفہوم: مرشد کے لیے ضروری ہے کہ پہلے وہ خود کسی کامل مرشد سے تلقین وارشاد حاصل کرے اور پھر تکمیل پر تلقین وارشاد کی مسند سنبھالے۔ اس بیت میں آپ رحمتہ اللہ علیہ مرشدانِ ناقص کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں یہ نہ خود طالبِ مولیٰ بن سکے اور نہ راہِ فقر پر چل سکے اور نہ ہی کسی کامل مرشد سے بیعت ہوئے اور نہ ہی اس سے تلقین وارشاد کی اجازت حاصل ہے بلکہ بعض ناقص مرشد تو ''پدرم سلطان بود'' کی خود فریبی میں مبتلا ہوتے ہیں اور تلقین وارشاد کو اپنا ورثہ سمجھتے ہیں اور دیہاتی دکانداروں کی طرح دوسروں کو معاوضہ کے بدلے معرفت اور خلافت عطا کرنے کا ٹھیکہ اٹھائے ہوئے ہیں ان لوگوں سے تلقین وارشاد لینا حرام ہے۔ یہ لوگ عشقِ مجازی کے پھسل جانے والے خوفناک کھیل میں مبتلا ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قیامت کے دِن یہ لوگ شرمندہ وخوار ہوں گے۔

❁ پیر ملیاں جے پِیڑ ناں جاوے، اُس نُوں پیر کی دَھرناں ھُو
مُرشد مِلیاں اِرشاد نہ مَن نُوں، اوہ مرشد کی کرناں ھُو
جس ہادی کولوں ہدایت ناہیں، اوہ ہادی کی پھڑناں ھُو
جے سر دِتیاں حق حاصل ہووے باھُوؒ، اُس موتوں کی ڈَرناں ھُو

مفہوم: طالبِ صادق کا اگر کسی مرشد کے دستِ بیعت ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے وصال کا درد نہ جائے تو ایسے ناقص مرشد کو مرشد تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دینا چاہیے۔ جس مرشد سے دِل کو رُشد وہدایت حاصل نہ ہو اور من کو سکون نہ ملے تو ایسے مرشد کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے اور جس ہادی (مرشد) سے ہدایت اور صراطِ مستقیم حاصل نہ ہو اس ہادی کی بیعت اور پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ ہاں اگر ایسا مرشد کامل مل جائے جہاں سر قربان کر کے دیدارِ الٰہی حاصل ہو جائے تو ایسی موت سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

www.sultanulfaqrpublications.com

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ مرشد کامل قلب (دل) کی مانند ہوتا ہے اور مرشد ناقص کلب (کتے) کی مانند ہوتا ہے۔

(مجالسۃ النبی خورد)

❁ جو مرشد طالب کو تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات عطانہیں کرتا وہ مرشد لائقِ ارشاد نہیں ہے۔

(نور الہدیٰ کلاں)

یہاں آپؒ نے ''تصور'' کا ذکر فرمایا ہے ''ذکر'' کا نہیں، آپؒ کے سلسلہ سلوک میں ذکر و تصورِ اسمِ ذات لازم وملزوم ہیں۔

❁ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ جہاں مرشد کامل کے دامن سے وابستہ ہونے کی تلقین کرتے ہیں، کیونکہ اس کے بغیر فقر کے راز تک رسائی حاصل نہیں ہوسکتی، وہاں وہ روایتی ملاؤں اور روایتی اور جعلی پیروں، گدی نشینوں اور سجادہ نشینوں سے دور رہنے کی بھی تلقین کرتے ہیں، کیونکہ ان کے پاس گفتگو، قیل و قال کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ آپؒ کی تعلیمات کے مطابق ان صیادوں کے پھندوں سے بچنا چاہیے، ورنہ دینِ حق تو دور کی بات اگر طالب کو اِن سے کچھ نہ ملے یا ناکامی ملے تو وہ گمراہ ہو جاتا ہے، پھر آپ موجودہ دور کے مدرسہ اور خانقاہی نظام دونوں سے مایوس نظر آتے ہیں۔

❁ اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غمناک
نہ زندگی، نہ محبت، نہ معرفت، نہ نگاہ

❁ گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

❁ مکتبوں میں کہیں رعنائی افکار بھی ہے؟
خانقاہوں میں کہیں لذتِ اسرار بھی ہے؟

یہی شیخِ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیمِ بوذرؓ و دلقِ اویسؓ و چادرِ زہراؓ

باقی نہ رہی تیری آئینہ ضمیری
اے کشتۂ سلطانی و ملاّئی و پیری

جانتا ہوں مشرق کی اندھیری رات میں
بے یدِ بیضا ہے پیرانِ حرم کی آستین

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

غضب ہیں یہ مرشدانِ خود بیں خدا تری قوم کو بچائے
بگاڑ کر تیرے مسلمانوں کو یہ اپنی عزت بنا رہے ہیں

ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

(قبروں کی تجارت نے تمہیں نیک نام بنا دیا ہے اور بڑی عزت عطا کر دی ہے تم سے تو یہ بھی توقع ہے کہ مال کمانے کی ہوس میں بت فروشی شروع کر دو)۔

اب تو فقیہہ، مفتی اور ملاّ بھی صوفی کی طرح بیعت کر کے مرید بنا رہے ہیں:

سکھا دیئے ہیں اسے شیوہ ہائے خانقاہی
فقیہہِ شہر کو صوفی نے کر دیا ہے خراب

آپؒ فرماتے ہیں کہ اپنے مریدوں سے جعلی اور خاندانی پیر جو نذرانہ وصول کرتے ہیں وہ دراصل سود ہے:

نذرانہ نہیں، سود ہے پیرانِ حرم کا
ہر خرقہ سالوس کے اندر ہے مہاجن

www.sultanulfaqrpublications.com

اب تو کچھ شرعی گروہ بھی مسلمانوں کو رہبانیت کی تعلیم دے رہے ہیں:

فقیہِ شہر بھی رہبانیت پہ ہے مجبور
کہ معرکے ہیں شریعت کے جنگِ دست بدست

یہاں آپؒ صوفی و مُلّا دونوں سے مایوس نظر آتے ہیں:

صوفی کی طریقت میں فقط مستیِ احوال
ملاّ کی شریعت میں فقط مستیِ گفتار
وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ و پے میں فقط مستیِ کردار

المختصر راہِ فقر میں مرشدِ کامل اکمل کی راہبری لازمی ہے' لیکن راہزن مرشد سے بچنا چاہیے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طلب' قلب میں خلوص کے ساتھ لے کر نکلتے ہیں وہ ان راہزنوں سے محفوظ رہتے ہیں کیونکہ جس کی طلب میں وہ نکلے ہیں وہی اُن کا حافظ و ناصر ہوتا ہے۔ اور جس کا حافظ اللہ تعالیٰ خود ہو اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔

انتخابِ مرشد

مرشدِ کامل کی ضرورت تسلیم کر لینے کے بعد انتخابِ مرشد میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ مرشدِ کامل کے باطنی کمالات کا اندازہ تو ایک مبتدی کسی صورت کر ہی نہیں سکتا اور اس کی ضرورت بھی نہیں۔ مگر طالب یا سالک کو انتخابِ مرشد کے وقت ابتدائی طور پر حسبِ ذیل امور پر نگاہ ڈال لینا کافی ہے:

(۱) اُن بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو اور یہ دیکھے کہ جتنی دیر وہاں بیٹھا کم از کم اُتنی دیر دنیا کے خطرات و وساوس اس کے قلب میں کمی کے ساتھ آئے یا نہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق اُس کے دل میں کچھ ذوق شوق بھی پیدا ہوا؟ اُن کے پاس سے اُٹھ آنے کے بعد اُس کے قلب کی حالت خواہ ویسی ہی ہو گئی ہو جیسی کہ معمولاً تھی مگر جتنی دیر وہ وہاں حاضر رہا

www.sultanulfaqrpublications.com

اس قسم کا خفیف سا بھی تغیر اُس نے اپنے اندر محسوس کیا یا نہیں۔

(۲) اُن بزرگ کے مریدین یا بعض مریدین کی حالت میں کوئی بہتر تغیر واقع ہوا یا نہیں۔ قبل مرید ہونے کے اُن لوگوں کی کیا حالت تھی اور مرید ہونے کے کچھ عرصہ کے بعد اُن میں کس قسم کی تبدیلی واقع ہوئی۔

(۳) جتنی دیر تک اُن بزرگ کی خدمت میں بیٹھا ان کی زبان سے بعض الفاظ ایسے بھی نکلے یا نہیں جو اس کے حسبِ حال ہوں یا جن سے اس کو ہدایت یا تسکین ہوئی ہو یا اس کی کوئی اُلجھن رفع ہوئی ہو یا کوئی عقدہ حل ہوا ہو۔

(۴) سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کے مطابق مرشدِ کامل نہ صرف خود صاحبِ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہو بلکہ بیعت کے فوراً بعد طالب کو ذکرِ ھُو اور تصورِ اسم ذات عطا کرے اور طالب کے باطن میں ذکر اور تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے کوئی تبدیلی وقوع پذیر نہ ہو تو وہ مرشدِ کامل نہیں ہے۔ اگر طالب کے باطن میں تبدیلیاں وقوع پذیر ہونے لگیں اور نظریات اور خیالات میں تبدیلی آنے لگے اور اس کا باطن دنیا سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے تو وہ مرشد کامل ہے۔

اگر ان امور میں اُس کو اچھی رائے قائم کرنے کا موقعہ مل گیا ہو تو وہ شخص آنکھ بند کر کے اُن بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کر لے۔ کیونکہ پھر اس کو (جہاں تک کہ اس کی ہدایت واصلاح کا تعلق ہے) اُن سے بہتر کوئی بزرگ دستیاب نہ ہوں گے۔

دوبارہ بیعت یا تجدیدِ بیعت

بیعت کو نکاح سے تشبیہ دی جاتی ہے اور احکامِ بیعت احکامِ نکاح کی ہی طرح ہیں جس طرح کہ شوہر کی حیات میں بیوی کا غیر مرد پر نگاہ ڈالنا منع ہے اسی طرح مرید کو بھی اپنے مرشد کی حیاتِ ظاہری میں دوسرے مرشد کی جانب رجوع کرنا حرام ہے۔ مگر مندرجہ ذیل حالات میں دوبارہ

www.sultanulfaqrpublications.com

بیعت یا تجدیدِ بیعت جائز ہے:

❁ بیعت کے بعد اگر معلوم ہو جائے کہ مرشد ناقص ہے یا وہ صاحبِ نسبت نہیں یا جو باتیں مرشد کامل اکمل میں ہونا ضروری ہیں وہ اس میں نہیں، یا وہ صحیح طور پر مجاز نہیں، یا اللہ تعالیٰ کے قرب و وصال کے لیے بیعت کی گئی لیکن قرب و وِصال حاصل نہ ہو سکا یا اس کا راستہ نہ مل سکا یا دل کا قفل نہ کھل سکا اور نہ مرید کی باطنی حالت بدلی جیسا بیعت سے پہلے تھا ویسا ہی رہا تو مرید کو بیعت توڑنے کا حق حاصل ہے۔ اگر مرشد ناقص ہے، صاحبِ نسبت نہیں تو بیعت توڑنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بیعت واقع ہی نہیں ہوئی۔ آج کل موروثی سجادہ نشینی، مقدمہ بازی کے ذریعے گدی یا سجادگی کا حصول اسی زمرے میں آتا ہے اور ایسے شخص کی اگر بیعت کر لی جائے تو وہ طریقت کی رو سے بیعت نہیں ہے۔

❁ مرشد کا وصال ہو گیا اور مرید سلوک کی منازل طے نہ کر سکا اور اس کا سفر ادھورا رہ گیا اور مرید میں اتنی اہلیت بھی پیدا نہیں ہوئی کہ وہ اپنے مرشد کے مزار سے فیض حاصل کر سکے تو اس کے لیے دوبارہ بیعت نہ صرف جائز ہے بلکہ فرض ہے۔

❁ اگر بچپن اور ناسمجھی کے زمانہ میں یا کسی کے ترغیب دلانے پر بے سوچے سمجھے اپنے والدین یا کسی اور کے کہنے پر بیعت کر لی تو اسے ''بیعتِ تبرک'' کہتے ہیں۔ بالغ اور عاقل ہونے پر اگر وہ شخص اپنے آپ کو کسی دوسرے مرشد کامل کی طرف مائل پاتا ہے تو اسے اختیار حاصل ہے کہ وہ بیعت دوبارہ کرے۔

❁ جب مرشد مسلسل اور متواتر کسی مرید کی طرف توجہ نہ کرے اور مرید کی باطنی تربیت نہ کرے اور مسلسل مرید کی طرف بے التفاتی برتی جائے تو مرید دوسرے شیخ یا مرشد کامل اکمل کی طرف رجوع کر سکتا ہے اور اس مرشد کامل اکمل کے لیے جائز ہے کہ اسے بیعت کر کے اس کی تربیت کرے۔

❁ اگر مرشد لاپتہ ہو جائے اور مرید عرصہ دراز تک مرشد سے ظاہری اور باطنی رابطہ نہ کر سکے

www.sultanulfaqrpublications.com

اور نہ ہی مرید کو معلوم ہو کہ مرشد کہاں ہے تو اس صورت میں دوبارہ بیعت کی جا سکتی ہے۔

❁ اگر کسی کو خلافت یا اجازتِ بیعت اس اُمید پر دی گئی تھی کہ وہ سلوک جلد مکمل کر لے گا اور جو کمی ہے اُسے پورا کر لے گا لیکن اس کمی کو اُس نے کافی مہلت ملنے کے بعد بھی پورا نہیں کیا تو مرید کو ایسے مرشد کی بیعت توڑنے کا حق حاصل ہے۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کی روشنی میں مرشد کامل اکمل وہی ہے جو طالب (مرید) کو ذکر کے لیے سلطان الاذکار (ھُو) اور تصور کے لیے اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا فرمائے اور اس کے وجود کو پاک کرنے کے لیے مشقِ مرقوم وجودیہ کروائے۔ جو مرشد یہ سب نہیں کر سکتا وہ مرشد لائقِ ارشاد مرشد نہیں ہے اور اس کی بیعت ختم کر کے اس صاحبِ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات مرشد کامل کی بیعت کی جا سکتی ہے جو یہ خصوصیت رکھتا ہو۔

مرشدِ کامل اکمل کی اہمیت اور فضیلت اولیاء کاملینؒ کی نظر میں

غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ

غوث الاعظم سیّدّ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں:

❁ اگر تیرے لیے مقدر سازگار ہو اور تقدیر تجھے ایسے مرشدِ کامل کی بارگاہ میں لے جائے جو رموزِ حقیقت سے آشنا ہو تو اس کی خوشنودی میں مصروف ہو جا۔ اس کے حکم کی اتباع کر اور اِن تمام امور کو ترک کر دے جن میں تُو پہلے جلد بازی کرتا تھا۔ اور مرشد کامل اکمل کے جن امور سے تُو ناواقف ہو ان پر اعتراض نہ کر کیونکہ اعتراض صرف لڑائی جھگڑا پیدا کرتا ہے حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ (سورہ کہف میں بیان ہوا ہے) تیرے لیے کافی ہے جب انہوں نے بچہ کا قتل کیا تو حضرت

www.sultanulfaqrpublications.com

موسیٰ علیہ السلام نے اس پر اعتراض کیا تھا۔

❁ مرشدانِ کامل کی مجالس کو اختیار کر کیونکہ اِن کی مجلس اختیار کرنے سے حلاوت اور مٹھاس حاصل ہوتی ہے اور ان کی نورانی صحبت اور مجلس میں انسانوں کے قلوب کے اندر اللہ تعالیٰ کی خالص محبت کے چشمے جاری کیے جاتے ہیں جن کی قدر و قیمت صرف وہی جانتے ہیں جن کو ذکرِ اَللّٰہُ (ذکر اسمِ اَللّٰہُ ذات) کی توفیق حاصل ہو چکی ہو۔ (غنیۃ الطالبین)

❁ اے اللہ کے بندو! تم حکمت کے گھر میں ہو لہٰذا وسیلہ کی ضرورت ہے۔ تم اپنے معبود سے ایسا طبیب (مرشد) طلب کرو جو تمہارے دلوں کی بیماریوں کا علاج کرے۔ تم ایسا معالج طلب کرو جو تمہیں دوا دے۔ ایسا رہنما تلاش کرو جو تمہاری رہنمائی کرے اور تمہارے ہاتھ کو پکڑ لے۔ تم اللہ تعالیٰ کے مقرب اور مؤدب بندوں اور اس کے قرب کے دربانوں اور اس کے دروازہ کے نگہبان کی نزدیکی حاصل کرو۔ (الفتح الربانی۔ملفوظاتِ غوثیہ)

❁ تو نابینا ہے' تو اس کو تلاش کر جو تیرا ہاتھ پکڑ لے' تو جاہل ہے تو ایسے علم والے کو تلاش کر اور جب تجھے ایسا قابل مل جائے تو پس اس کا دامن پکڑ لے اور اس کے قول اور رائے کو قبول کر اور اس سے سیدھا راستہ پوچھ۔ جب تو اس کی رہنمائی سے سیدھی راہ پر پہنچ جائے گا تو وہاں جا کر بیٹھ جا تا کہ تو اس کی معرفت حاصل کر لے۔ (الفتح الربانی۔مجلس 4)

❁ تمہارے درمیان صورتاً کوئی نبی موجود نہیں ہے تا کہ تم اس کی اتباع کرو۔ پس جب تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متبعین (مرشدِ کامل) کی اتباع کرو گے جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی اتباع کرنے والے اور اتباع میں ثابت قدم تھے تو گویا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کی۔ جب تم ان کی زیارت کرو گے تو گویا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی۔ (الفتح الربانی۔مجلس 14)

❁ تو ایسے شخص (مرشد) کو تلاش کر جو تیرے دین کے چہرہ کے لیے آئینہ ہو۔ تو اس میں ویسے ہی دیکھے گا جیسا کہ آئینہ میں دیکھتا ہے اور اپنا ظاہری چہرہ اور عمامہ اور بالوں کو درست کر لیتا ہے ان کو سنوارتا ہے۔ تو عقل مند بن' یہ ہوس کیسی ہے اور کیا ہے۔ تُو کہتا ہے مجھے کسی شخص کی ضرورت نہیں جو

مجھے تعلیم دے حالانکہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان ہے ''مومن مومن کا آئینہ ہے۔'' جب مسلمان کا ایمان درست ہو جاتا ہے تو وہ تمام مخلوق کے لیے آئینہ بن جاتا ہے کہ وہ اپنے دین کے چہروں کو اس کی گفتگو کے آئینہ میں اس کی ملاقات اور قرب کے وقت دیکھتے ہیں۔ (الفتح الربانی مجلس۔61)

❁ ولیٔ کامل (مرشد کامل اکمل) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس ولایت کا حامل ہوتا ہے جو آپ ﷺ کی نبوتِ باطن کا جزو ہے اور آپ ﷺ کی طرف سے اُس (ولیٔ کامل) کے پاس امانت ہوتی ہے۔ اس سے مراد وہ علماء ہرگز نہیں جنہوں نے محض علمِ ظاہر حاصل کر رکھا ہے کیونکہ اگر وہ ورثائے نبوی ﷺ میں داخل ہوں تو بھی ان کا رشتہ ذوی الارحام (وہ بہن بھائی جو ایک ماں اور مختلف باپوں سے پیدا ہوئے ہوں) کا سا ہے۔ پس وارثِ کامل وہ ہوتا ہے جو حقیقی اولاد (روحانی وارث) ہو کیونکہ باپ سے اُس کا رشتہ تمام نسبی رشتہ داروں سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اسی لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''علم کا ایک حصہ مخفی رکھا گیا ہے جسے علمائے ربانی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔'' (سرالاسرار۔ فصل نمبر5)

❁ اگر تُو نجات چاہتا ہے تو ایسے شیخِ کامل کی صحبت اختیار کر جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور علمِ خداوندی کو جاننے والا ہو اور وہ تجھے علم پڑھائے اور ادب سکھائے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے راستہ سے واقف کر دے۔ مرید کو دستگیر اور رہبر اور رہنما کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ وہ ایک ایسے جنگل میں ہے کہ جس میں کثرت کے ساتھ اژدھے اور بچھو ہیں اور طرح طرح کی آفات' پیاس اور ہلاک کرنے والے درندے ہیں۔ پس وہ شیخِ کامل دستگیر اس کو ان آفات سے بچائے گا اور اس کو پانی اور پھل دار درختوں کی جگہ بتاتا رہے گا۔ جب مرید بغیر رہنما اور شیخِ کامل کے ہوگا تو درندوں اور سانپ اور بچھوؤں اور آفات سے بھرے ہوئے جنگل میں چلے گا تو نقصان اٹھائے گا۔

اے دنیا کے راستہ کے مسافر! تو قافلہ اور رہنما اور رفیقوں سے جدا نہ ہو ورنہ تیرا مال اور جان سب چلے جائیں گے اور آخرت کے راستہ کے مسافر تو ہمیشہ مرشد کامل کے ساتھ رہ وہ تجھے منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا تو اس راستہ میں اس کی خدمت کرتا رہ۔ اس کے ساتھ حسنِ ادب سے پیش آ اور

www.sultanulfaqrpublications.com

اس کی رائے سے علیحدہ نہ ہو وہ تجھے علم سکھائے گا اور تجھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دے گا۔

(الفتح الربانی مجلس 50)

❁ انسان پر واجب ہے کہ دنیا میں ہی مرنے سے پہلے کسی اہلِ تلقین (مرشد کامل) سے آخرت کے لیے حیاتِ قلب حاصل کر لے کیونکہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اور جب وہ اس میں کچھ بوئے گا ہی نہیں تو آخرت میں کاٹے گا کیا؟ اس کھیتی سے مراد اس دنیوی نفسانی وجود کی زمین ہے۔ (سرالاسرار فصل نمبر 8)

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب عین الفقر میں فرماتے ہیں: ''مرشدِ کامل کسے کہتے ہیں؟ مرشد کن خواص اور اوصاف کا مالک ہوتا ہے؟ مرشد طالب کو کس طرح غرقِ توحید کرتا ہے اور کس طرح مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچاتا ہے؟ اور مرشد کس مقام اور کس درجے کا مالک ہوتا ہے؟ مرشد ''صاحبِ تصرف فنا فی اللہ بقا باللہ'' فقیر ہوتا ہے جو مردہ قلب کو زندہ کرتا ہے زندہ نفس کو مارتا ہے، مرشد لایحتاج (ہر حاجت سے پاک) ہوتا ہے۔ مرشد اُس سنگِ پارس کی مثل ہوتا ہے جو اگر لوہے کو چھو جائے تو لوہا سونا بن جاتا ہے۔ مرشد کسوٹی کی مثل ہے۔ اس کی نظر آفتاب کی طرح فیض بخش ہوتی ہے جو طالب کے وجود سے خصائلِ بد کو مٹا دیتی ہے۔ مرشد رنگریز کی مثل ہے۔ مرشد تنبولی کی مثل ہے جو پان کے پتوں سے کارآمد پتوں کو چھانٹتا ہے۔ مرشد صاحبِ خُلق ہوتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے خُلق کا مالک ہوتا ہے، مہربان ایسا کہ ماں باپ سے زیادہ مہربان، راہِ خدا کا ہادی و راہنما، گوہر بخش ایسا کہ جیسے کانِ لعل و جواہر، موجِ کرم ایسے کہ جیسے دریائے دُر، منزل کشا ایسے کہ جیسے قفل کی چابی، مال و زرِ دنیا سے بے نیاز، طمع سے پاک، طالبوں کو اپنی جان سے عزیز تر رکھنے والا مفلس درویش۔ مرشد مردوں کے غسال کی مثل ہوتا ہے اور ہر

www.sultanulfaqrpublications.com

وقت مُردہ طالب کی تلاش میں رہتا ہے جو" مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا " (مرنے سے قبل مرجاؤ) کا مصداق بن کر مرنے سے پہلے مرچکا ہو، جس کا نفس مردہ مگر دل زندہ ہو اور راہِ فقر میں فاقہ کشی کرنیوالا ہو ورنہ نالائق طالب تو اپنی مرضی پر چلتا ہے۔ مرشد کمہار کی مثل ہوتا ہے جس کے سامنے مٹی دم نہیں مارتی چاہے وہ اس سے جو بھی سلوک کرے۔ مرشد کو چاہیے کہ وہ خدا بین ہو اور طالب کو چاہیے کہ وہ صادق الیقین ہو۔ مرشد رفیق کو کہتے ہیں چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے "پہلے رفیقِ راہ تلاش کرو پھر راہ چلو۔" اس دور کے مرشد زر پرست ہیں، نظر سے مٹی کو سونا بنانے والے مرشد نایاب ہیں آج کل کے مرشد زر پرست اور زن پرست ہیں، زر پرست اور زن پرست و دل سیاہ خود پرست ہیں۔ سُن! آدمی کا وجود دودھ کی مثل ہے۔ دودھ میں لسی بھی ہوتی ہے، دہی بھی ہوتا ہے مکھن بھی ہوتا ہے اور گھی بھی ہوتا ہے اِسی طرح آدمی کے وجود میں نفس بھی ہوتا ہے۔ قلب بھی ہوتا ہے، روح بھی ہوتی ہے اور سِرّ بھی ہوتا ہے اور یہ چاروں ایک ہی جگہ اکٹھے رہتے ہیں۔ مرشد کو اس عورت کی طرح ہونا چاہیے کہ جو دودھ میں مناسب مقدار میں لسی ڈال کر رکھ دیتی ہے۔ ساری رات دہی جمتا رہتا ہے، صبح کو دہی بلوتی ہے تو مکھن نکل آتا ہے اور لسی الگ ہو جاتی ہے، پھر مکھن کو آگ پر چڑھاتی ہے تو مکھن سے کثافت دور ہو جاتی ہے اور گھی نکل آتا ہے۔ مرشد کو عورت سے کمتر نہیں ہونا چاہیے کہ جیسے عورت دودھ کے کام کو انتہا تک پہنچاتی ہے اسی طرح مرشد کا کام بھی یہ ہے کہ طالب کو اس کے وجود میں مقامِ نفس، مقامِ روح، مقامِ سِرّ، مقامِ توفیقِ الٰہی، مقامِ علمِ شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت اور مقامِ خناس وخرطوم وشیطان وحرص وحسد وکبر علیحدہ علیحدہ کر کے دکھائے یا جس طرح قصاب بکری کو ذبح کر کے اس کی کھال اتارتا ہے اس کی ہر رگ و بوٹی کو الگ الگ کرتا ہے اور گوشت سے ہر آلائش کو نکال کر دور پھینک دیتا ہے اسی طرح مرشد کو بھی ایسا کامل و مکمل ہونا چاہیے۔" (عین الفقر)

❁ جب تُو دیکھے کہ کوئی فقیر زہد و تقویٰ، چلہ کشی اور عبادات میں بکثرت ریاضت کرتا ہے مگر باطن سے بے خبر ہے تو جان لے کہ وہ ابھی ضلالت و گمراہی کے جنگل میں بھٹک رہا ہے، اس کی

عاقبت گبریلے (گوبر کے کیڑے) جیسی ہے۔ (عین الفقر)

❁ فقیر دو قسم کے ہوتے ہیں (1) صاحب باطن، (2) صاحب بطن۔ جو شخص اپنے پیٹ کو بند کر کے خالی رکھتا ہے مگر باطن سے بے خبر رہتا ہے اس کا انجام باطل ہے صاحبِ باطن جتنا کھاتا ہے اس سے دو چند اس کے وجود میں نور پیدا ہوتا ہے۔ فقراء کا کھانا نور ہے ان کا پیٹ تنور ہے، ان کا دل بیت المعمور ہے، ان کی نیند حالتِ حضور ہے، ان کے نزدیک زاہد طالبِ بہشت مزدور ہے اور ان کی عاقبت مغفور ہے۔ (عین الفقر)

❁ مرشد بھی دو قسم کے ہوتے ہیں (1) مرشد صاحبِ نظر (2) مرشد صاحبِ زر۔ یا یوں کہیے کہ ایک مرشد فصلیٔ سالی (وہ مرشد جو مریدوں سے ہر سال فصل سے کچھ حصہ بطور نذرانہ وصول کرتا ہے) اور دوسرا مرشد وصلیِ لازوالی (وہ مرشدِ کامل جو اپنے طالبوں کو اللہ تعالیٰ کے لازوال وصال سے سرفراز کرتا ہے)۔ (عین الفقر)

❁ مرشد درخت کی مثل ہوتا ہے جو موسم کی سردی گرمی خود برداشت کرتا ہے لیکن اپنے زیرِ سایہ بیٹھنے والوں کو آرام و آرائش مہیا کرتا ہے مرشد کو دشمنِ دنیا اور دوستِ دین ہونا چاہیے اور طالب کو صاحبِ یقین، جو مرشد پر اپنی جان و مال قربان کرنے سے دریغ نہ کرے۔ مرشد کو نبی اللہ کی مثل ہونا چاہیے اور طالب کو ولی اللہ کی مثل۔ (عین الفقر)

❁ وسیلت (مرشد) بہتر ہے فضیلت (علم) سے۔ گناہ کرتے وقت علمِ فضیلت بندے کو گناہ سے نہیں روک سکتا جبکہ وسیلت بندے کو گناہ سے روک لیتی ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو وسیلت نے زلیخا کے شر سے بچا لیا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کا فرمان ہے ''شیخ اپنی قوم میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح کہ نبی اپنی اُمت میں۔'' (عین الفقر)

❁ مرشد تین قسم کے ہوتے ہیں: (1) مرشدِ دنیا (2) مرشدِ عقبیٰ (3) مرشد کامل اکمل۔

اوّل مرشدِ دنیا' مال و دولت، عزت و شہرت اور رجوعاتِ خَلق کا طالب ہوتا ہے، مرید کی

ہڈیاں بیچ کھانے ، خانقاہیں بنانے ، زمین و آسمان کی سیر تماشا کرنے ، صاحبِ کشف و کرامات ہونے اور بادشاہِ دنیا کے قرب و ملاقات کا طالب ہوتا ہے۔ ایسی طلب کا تعلق مرتبہِ مخنث (ہیجڑہ) سے ہے لہٰذا عارفِ دنیا مرشد مخنث ہوتا ہے۔ اس کا طالب بھی مخنث ہوتا ہے۔ دوم مرشدِ عقبیٰ عابد زاہد، اہلِ علم اور متقی و پرہیزگار ہوتا ہے جس پر خوفِ جہنم سوار رہتا ہے اور وہ ہر وقت طلبِ جنت میں عبادت کرتا ہے، اس کا تعلق مرتبہِ مؤنث سے ہے اور اس کا طالب بھی مؤنث ہی ہوتا ہے۔ سوم مرشد کامل اکمل' جو عارفِ مولیٰ عارف باللہ توحیدِ الٰہی میں غرق صاحبِ حضور ہوتا ہے جو دنیا و عقبیٰ سے دُور اور اشغالِ اللہ میں مسرور ہوتا ہے۔ اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔ (عین الفقر)

❁ پس مرشد کسے کہتے ہیں؟ جو دل کو زندہ کردے اور نفس کو ماردے اور جب طالب پر جذب و غضب کی نگاہ ڈالے تو اس کے دل کو زندہ کردے اور نفس کو ماردے۔ مرشد اُسے کہتے ہیں جو فقر میں اس درجہ کامل ہو کہ اس نے خود پر غیر ما سویٰ اللہ کو حرام کر رکھا ہو اور ازل سے ابد تک احرام باندھے ہوئے حاجی بے حجاب ہو۔ ایسا مرشد طبیب کی مثل ہوتا ہے اور طالب مریض کی مثل۔ طبیب جب کسی مریض کا علاج کرتا ہے تو اسے تلخ و شیریں دوائیں دیتا ہے اور مریض پر لازم ہوتا ہے کہ وہ یہ دوائیں کھائے تاکہ صحت یاب ہو سکے۔ (عین الفقر)

❁ مرشد مہر و محبت، شفقت کے پیکر اور محرمِ اسرار کو کہتے ہیں۔ مرشد تلوار کی مثل ہوتا ہے جو طالب اپنا سر گردن سے جدا کرا سکتا ہو وہ مرشد کے پاس جائے۔ مرشد چُھری کی مثل ہوتا ہے اس کے پاس وہ طالب جائے جو خود کو اپنے ہی ہاتھوں ذبح کر سکتا ہو۔ مرشد ملک الموت عزرائیل علیہ السلام کی مثل ہوتا ہے اس کے پاس وہ طالب جائے جسے اپنی جان کی پرواہ نہ ہو۔ مرشد فقر و فاقہ کی حویلی کی مثل ہوتا ہے اس کے پاس وہ جائے جو فقر و فاقہ جھیل سکتا ہو۔ مرشد پھانسی کے پھندے کی مثل ہوتا ہے اس کے پاس وہ طالب جائے جو سُولی چڑھ سکتا ہو۔ مرشد آگ کی مثل ہوتا ہے اس کے پاس وہ طالب جائے جو کافر نفس کو جلا سکتا ہو۔ جو طالب مرشد کے ساتھ با اخلاص رہنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ اپنی نگاہ محبت پر رکھے نہ کہ نیکی و بدی پر۔ نیکی و بدی پر نظر رکھنے

www.sultanulfaqrpublications.com

والے طالبانِ مولیٰ نہیں ہوتے بلکہ جاسوس ہوتے ہیں۔

باھُوؒ طالبانِ این زمانہ دُون بدون
طالبان را نیست طلبش بے چگون

ترجمہ: اے باھُوؒ! اس دور کے طالب، طالبِ دنیا و مال زر اور کمینے ہیں انہیں اس ذاتِ بے چگوں (ذاتِ الٰہی) کی طلب ہی نہیں ہے۔ (باب دہم۔ عین الفقر)

مرشد کامل اکمل کی نشانی کیا ہے؟

❁ مرشد کامل پہلے دن اسمِ اَللّٰہُ ذات لکھ کر طالب کے حوالے کر دیتا ہے اور اسے کہتا ہے اے طالب! اسمِ اَللّٰہُ ذات دِل پر لکھ اور اس کا نقش جما۔ جب طالب تصور سے دل پر اسمِ اَللّٰہُ ذات نقش کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو مرشد طالب کو توجہ دے کر کہتا ہے اے طالب! اب اسمِ اَللّٰہُ کو دیکھ چنانچہ اسی وقت اسمِ اَللّٰہُ ذات آفتاب کی طرح تجلیٔ انوار سے روشن اور تاباں ہو جاتا ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

❁ مرشدِ کامل وہ ہوتا ہے جو طالب کو اسمِ اَللّٰہُ کے ذکر کے ساتھ ساتھ اس کا تصور بھی عطا کرے۔ آپؒ فرماتے ہیں: جو مرشد طالب کو تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا نہیں کرتا وہ مرشد لائقِ ارشاد مرشد نہیں۔ (نور الہدیٰ کلاں)

❁ مرشدِ کامل پہلے دن ہی طالبِ مولیٰ کو اسمِ اَللّٰہُ ذات تحریر کر کے دے دیتا ہے۔

(کلید جنت)

❁ بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پہاڑ یا دیوار حائل نہیں ہے اور نہ ہی میلوں تک پھیلی ہوئی طویل مسافت ہے۔ بلکہ پیاز کے پردہ سے بھی زیادہ باریک پردہ ہے جسے تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات اور صاحبِ راز مرشد کامل کی توجہ سے توڑنا کوئی مشکل کام نہیں ہے تُو آنا چاہے تو دروازہ کھلا ہے اگر نہ آئے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

❁ مرشدِ کامل اکمل باطن کی ہر منزل اور ہر راہ کا واقف ہوتا ہے۔ باطن کی ہر مشکل کا مشکل

کشا ہوتا ہے۔ مرشدِ کامل توفیقِ الٰہی کا نام ہے جب تک توفیقِ الٰہی شاملِ حال نہ ہو کوئی کام سرانجام نہیں پاتا۔ مرشدِ کامل کے بغیر اگر تُو تمام عمر بھی اپنا سر ریاضت کے پتھر سے ٹکراتا رہے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا کہ بے مرشد اور بے پیر کوئی شخص خدا تک نہیں پہنچ سکا۔ مرشدِ کامل اکمل جہاز کے دیدہ بان معلم کی طرح ہوتا ہے جو جہاز رانی کا ہر علم جانتا ہے اور ہر قسم کے طوفان و بلا سے جہاز کو نکال کر غرق ہونے سے بچالیتا ہے۔ مرشد خود جہاز، خود جہاز ران ہوتا ہے (سمجھ والا سمجھ گیا)۔ (عین الفقر)

❁ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ صاحبِ راز (مرشد کامل اکمل) کے سینے میں ہے کیونکہ قدرتِ توحید اور دریاءِ وحدتِ الٰہی مومن کے دل میں سمائی ہوئی ہے اس لیے جو شخص حق حاصل کرنا چاہتا ہے اور واصل باللہ ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے سب سے پہلے مرشد کامل اکمل کی طلب کرے اس لیے کہ مرشد کامل اکمل دل کے خزانوں کا مالک ہوتا ہے۔ جو شخص دِل کا محرم ہو جاتا ہے وہ دیدارِ الٰہی کی نعمت سے محروم نہیں رہتا۔ (عین الفقر)

❁ مرشدِ کامل وہ ہے جو طالب کے ہر حال، ہر قول، ہر فعل، حالتِ معرفت و قرب و وصال اور ہر حالت و دلیل اور وہم و خیال سے باخبر رہے۔ مرشد کو اس قدر ہوشیار ہونا چاہیے کہ وہ ہر وقت طالب کی گردن پر سوار رہے اور اس کی ہر بات اور ہر دم نگہبانی کرتا رہے۔ مرشد اس قدر باطن آباد ہو کہ طالب اسے حاضراتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مدد سے ظاہر اور باطن میں ہر وقت حاضر ناظر سمجھے اور اس سے کامل اعتقاد رکھے۔ ہر عام و خاص مرشدی کا اہل نہیں ہوتا مرشد تو پارس پتھر کی مثل ہوتا ہے جسے چھو کر لوہا سونا بن جاتا ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

❁ مرشدِ کامل طالبِ اللہ کو تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعے معرفت و دیدار کا سبق دیتا ہے۔ اور بدبُودار مردار دنیا سے بیزار کر کے ہزار بار توجہ کراتا ہے۔ مرشدِ کامل وہ ہے جو تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے معرفتِ دیدار منکشف کرتا ہے پھر اسمِ اَللّٰہُ ذات میں لوٹ آتا ہے کیونکہ ابتدا اور انتہا کا کوئی مرتبہ بھی اسمِ اَللّٰہُ ذات سے باہر نہیں اور نہ ہوگا۔ (نور الہدیٰ کلاں)

www.sultanulfaqrpublications.com

❁ اگر کوئی شخص تمام عمر ریاضت میں گزارے اور تیس سال تک ایک پاؤں پر کھڑا ہو کر عبادت کرتا رہے تب بھی وہ رموزِ باطنی اور دیدارِ حق سے نا آشنا رہتا ہے یہ نعمت مرشدِ کامل کی رحمت کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی مرشد کامل کی ایک نگاہِ کرم سالہا سال کی عبادت سے بہتر و بالا ہے۔ (امیر الکونین)

❁ سروری قادری مرشد کے بارے میں آپؒ فرماتے ہیں "سروری قادری مرشد مجمل و جامع ہوتا ہے وہ ظاہر و باطن میں ایسی کتاب ہوتا ہے جو طالبِ مولیٰ کے لیے کُتب الاکتاب کا درجہ رکھتی ہے جس کے مطالعہ سے طالب اس شان سے فنا فی اللہ ہوتا ہے کہ اس کے سامنے کوئی حجاب باقی نہیں رہتا اس کتاب (سروری قادری مرشد) کو جو طالب صِدق، اخلاص، اعتقاد و پاکیزگی کے ساتھ پڑھتا ہے وہ جلد ہی اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

❁ عارف کامل قادری بہر قدرتے قادر و بہر مقام حاضر

ترجمہ: عارف کامل قادری (صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل سروری قادری) ہر قدرت پر قادر اور ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

سروری قادری مرشد بھی دو طرح کے ہوتے ہیں:

صاحبِ اسم: صاحبِ اسم صاحبِ ذکر ہے اور صاحبِ اسم مقامِ خَلق پر ہوتا ہے یہ خلفاء ہوتے ہیں۔ اِن کے مریدین ساری عمر اسم نقش کرنے میں گزار دیتے ہیں۔

صاحبِ مسمّٰی: صاحبِ مسمّٰی فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ ہوتا ہے۔ امانتِ الٰہیہ، خلافتِ الٰہیہ کا حامل اور انسانِ کامل کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے اور یہی مرشدِ کامل اکمل نور الہدیٰ ہے۔ اِن کے مریدین کو اسمِ اَللّٰہُ ذات سے تصورِ شیخ حاصل ہوتا ہے ایسے مرشد کے بارے میں سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں عارف باللہ، فنا فی اللہ فقیر اُسے کہتے ہیں جو فنا فی الرسول ہو، فنا فی فقر ہو اور فنا فی "ھُو" ہو۔ (عین الفقر)

صاحبِ اسم اور صاحبِ مسمّٰی کے بارے میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو

www.sultanulfaqrpublications.com

رحمتہ اللہ علیہ عین الفقر میں فرماتے ہیں: ''نفس و زبان ''مخلوق'' ہیں اور قلب و جسم و روح بھی ''مخلوق'' ہیں جبکہ اسمِ اَللّٰهُ ''غیر مخلوق'' ہے لہٰذا ''غیر مخلوق'' کو غیر مخلوق ہی سے یاد کرنا چاہیے۔''اسم'' اور ''مسمّٰی'' کے درمیان کیا فرق ہے؟

صاحبِ اسم صاحبِ ذکر ہے اور صاحبِ اسم ''مقامِ خَلق'' (مخلوق) پر ہوتا ہے اور صاحبِ مسمّٰی صاحب استغراق ہے۔ اور صاحبِ مسمّٰی مقامِ ''غیر مخلوق'' پر ہوتا ہے۔ صاحبِ مسمّٰی پر ذکر حرام ہے کہ وہ ظاہر باطن میں ہر وقت غرق فنافی اللہ ہوتا ہے۔ (عین الفقر)

صاحبِ مسمّٰی مرشد کی تعریف کرتے ہوئے سلطان العارفینؒ محک الفقر کلاں میں فرماتے ہیں:

''اس راہ (فقر) کا تعلق عرف (شہرت، نام و ناموس) سے نہیں عرفانِ حق سے ہے اللہ تعالیٰ جسے عطا کرتا ہے وہ مطلق مسمّٰی فنافی اللہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ راہِ معرفت و مسمّٰی کا تعلق گفتگو سے نہیں عطائے الٰہی سے ہے اللہ تعالیٰ جسے عطا کرتا ہے وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے اور وہی اسے جانتا پہچانتا ہے۔

مسمّٰی آں کہ باشد لازوالی
نہ آں جا ذکر و فکر نہ وصالی
بود غرقش بہ وحدت عین دانی
فنافی اللہ شود سِرِّ نہانی

ترجمہ: مقامِ مسمّٰی لازوال مقام ہے جہاں پر ذکر، فکر اور وصال کی گنجائش نہیں اس مقام پر پہنچ کر طالبِ اللہ فنافی اللہ فقیر ہو جاتا ہے اور اُس پر رازِ پنہاں ظاہر ہو جاتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

آپؒ پنجابی ابیات میں مرشد کے بارے میں فرماتے ہیں:

کامل مُرشد ایسا ہووے، جیہڑا دھوبی وانگوں چھٹّے ھُو
نال نگاہ دے پاک کریندا، وِچ سجّی صبون نہ گھتّے ھُو

www.sultanulfaqrpublications.com

میلیاں نوں کر دیندا چٹا، وِچ ذرّہ مَیل نہ رکھے ھُو
ایسا مرشد ہووے باھُوؒ، جیہڑا لُوں لُوں دے وِچ وَسّے ھُو

مفہوم: مرشد کامل کو دھوبی کی طرح ہونا چاہیے۔ جس طرح دھوبی کپڑوں میں میل نہیں چھوڑتا اور میلے کپڑوں کو صاف کر دیتا ہے اسی طرح مرشد کامل اکمل طالب کو ورد و وظائف، چلہ کشی اور رنجِ ریاضت کی مشقت میں مبتلا نہیں کرتا بلکہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی راہ دکھا کر اور صرف نگاہِ کامل سے تزکیۂ نفس کر کے اس کے اندر سے قلبی اور روحانی امراض کا خاتمہ کرتا ہے اور اسے خواہشاتِ دنیا اور نفس سے نجات دلا کر اور غیر اللہ کی محبت دل سے نکال کر صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق میں غرق کر دیتا ہے۔ مرشد تو ایسا ہونا چاہیے جو طالب کے لُوں لُوں میں بستا ہو۔

❁ مرشد وانگ سنارے ہووے، جیہڑا گھت کُٹھالی گالے ھُو
پا کُٹھالی باہر کڈھے، بُندے گھڑے یا والے ھُو

مفہوم: جس طرح زرگر سونے کو کٹھالی میں ڈال کر پگھلا کر اسے مائع کی شکل دیتا ہے اور پھر اس سے اپنی مرضی کا زیور تیار کرتا ہے آپؒ فرماتے ہیں کہ مرشدِ کامل کو بھی ایسا ہونا چاہیے کہ طالبِ مولیٰ کو عشق کی بھٹی میں ڈالے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حرارت سے اس کے وجود کے اندر سے خواہشاتِ ماسویٰ اللہ نکال باہر کرے یعنی اس کی پہلی عادات وخواہشات کو ختم کر دے اور پھر اپنی مرضی کے مطابق اس کی تربیت کرے اور اس کو تیار کرے۔

❁ ایہہ تن میرا چشماں ہووے، تے میں مُرشد ویکھ نہ رَجّاں ھُو
لُوں لُوں دے مُڈ لکھ لکھ چشماں، ہِک کھولاں تے ہِک کَجّاں ھُو
اِتنا ڈِٹھیاں صبر ناں آوے، میں ہور کتے وَل بھَجّاں ھُو
مُرشد دا دیدار ہے باھُوؒ، مینوں لکھ کروڑاں حَجّاں ھُو

مفہوم: اس بیت میں آپؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ کاش! میرا سارا جسم آنکھ بن جائے تا کہ وہ یکسو ہو کر ہر لمحہ مرشد کا دیدار کرتا رہے بلکہ یہ بھی کم ہے بلکہ میری طلب تو یہ ہے کہ میرے جسم کے روئیں

www.sultanulfaqrpublications.com

روئیں میں لاکھ لاکھ آنکھیں ہوں تا کہ آنکھ جھپکتے وقت لمحہ بھر کے لئے کچھ آنکھیں بند بھی ہو جائیں تو میں باقی کھلی آنکھوں سے مرشد کے دیدار میں محو رہوں۔ آپؒ فرماتے ہیں مرشد کے دیدار میں ہر لمحہ محو رہنا ہی طالب کے لئے کامیابی کی کلید ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں اتنی آنکھوں سے دیدار کرنے کے باوجود بھی میری طلب اور خواہش کم نہیں ہو رہی اور بے چینی اور بے قراری بڑھتی ہی جا رہی ہے جو مجھے اگلی منزل کی خبر دیتی ہے اور مرشد کا دیدار تو میرے لئے کروڑ ہا حج کے برابر ہے۔ اللہ کرے یہ حالت مجھے ہمیشہ نصیب رہے۔

❁ الف اَللّٰہُ چنبے دی بوٹی، میرے مَن وِچ مُرشد لاندا ھُو
جس گت اُتے سوہنا راضی ہوندا، اوہو گت سکھاندا ھُو
ہر دم یاد رکھے ہر ویلے، آپ اُٹھاندا بہاندا ھُو
آپ سمجھ سمجھیندا باھُوؒ، آپے آپ بَن جاندا ھُو

مفہوم: میرے دِل میں میرے مرشد نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا نقش جما دیا ہے اور اس کے تمام اسرار و رموز کو میرے اندر ظاہر کر دیا ہے اب میرے مرشد کامل کو میری جو حالت، عادات اور کیفیات پسند ہیں وہی مجھے سکھاتا ہے اور وہ مجھے ہر لمحہ اور ہر آن یاد رکھتا ہے اور اس کی نظرِ رحمت و محبت اور شفقت کسی بھی لمحہ مجھ سے نہیں ہٹتی اب تو میں مرشد کی ذات میں اس قدر فنا ہو گیا ہوں کہ میرے قول و فعل اور حرکات و سکنات تک اس کی رضا کے مطابق ہیں۔ وہ خود ہی مجھے راہِ حق کے اسرار و رموز سکھاتا ہے اور کبھی کبھی تو وہ میری ذات کو فنا کر کے خود وہ ہی بن جاتا ہے میں میں نہیں رہتا وہ تو وہ ہوتا ہے اور اس طرح اپنے اور میرے درمیان میں اور تُو کا فرق ختم کر دیتا ہے۔

❁ تو تاں جاگ نہ جاگ فقیرا، اَنت نوں لوڑ جگایا ھُو
اکھیں میٹیاں نہ دِل جاگے، جاگے جاں مطلب نوں پایا ھُو
ایہہ نکتہ جداں کیتا پختہ، تاں ظاہر آکھ سنایا ھُو
میں تاں بُھلی ویندی ساں باھُوؒ، مینوں مُرشد راہ وکھایا ھُو

www.sultanulfaqrpublications.com

مفہوم: محض آنکھیں بند کرنے یا مراقبہ میں بیٹھنے سے دِل بیدار نہیں ہوتا۔ ایسا تو تُو اپنی ضرورت کے لیے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے کرتا ہے بلکہ دِل تو تب بیدار ہوتا ہے جب ذکر وتصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے دیدارِ ذات ہوتا ہے۔ میں بھولا بھٹکا ہوا تھا۔ محض وِرد و وظائف اور مراقبوں کو ہی حقیقت سمجھ بیٹھا تھا یہ تو میرا مرشد کامل ہے جس نے مجھے حق کی راہ دکھائی اور میں نے یہ نکتہ پختہ کرلیا اور پھر حقیقت کو پالیا۔

جتھے رَتی عشق وِکاوے، اُوتھے مَناں اِیمان دویوے ھُو
کُتب کِتاباں وِرد وظیفے، اُوتر چا کچیوے ھُو
باجھوں مُرشد کُجھ نہ حاصل، توڑے راتیں جاگ پڑھیوے ھُو
مَریئے مَرن تھیں اگّے باھُوؒ، تاں ربّ حاصل تھیوے ھُو

مفہوم: جہاں ایک رتی عشق فروخت ہو رہا ہو تو بدلے میں کئی من ایمان دے کر اُسے حاصل کرلو کیونکہ جہاں عشق پہنچاتا ہے ایمان اس سے لاعلم ہے۔ اگر تمام زندگی شب بیداری، ورد و وظائف اور مطالعۂ کتب میں گزار دی جائے مگر مرشد کامل کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ یاد رکھ! مرنے سے پہلے مَرے بغیر وصالِ الٰہی حاصل نہیں ہوتا۔

جَل جلیندیاں جنگل بھوندیاں، میری ہِکّا گَل نہ پَکّی ھُو
چِلّے چِلیئے مکّے حج گزاریاں، میری دِل دی دَوڑ نہ ڈَکّی ھُو
تریہے روزے پنج نمازاں، ایہہ وِی پڑھ پڑھ تھکّی ھُو
سبھے مُراداں حاصل ہویاں باھُوؒ، جداں مُرشد نظر مہر دِی تکّی ھُو

مفہوم: دنیا سے علیحدہ ہو کر دریاؤں اور جنگلوں میں پھرتا رہا، چلہ کشی میں مصروف رہا، نمازیں پڑھ پڑھ کر، روزے رکھ رکھ کر اور حج کر کے تھک گیا لیکن دِل کی مراد پوری نہ ہوئی یعنی معرفتِ حق تعالیٰ حاصل نہ ہو سکی۔ لیکن جب مرشد کامل نے محبت کی ایک نگاہ ڈالی تو سارے حجاب دور ہو گئے۔

www.sultanulfaqrpublications.com

❀ عِشق اَسانوں لِسیاں جاتا، کر کے آوے دَھائی ھُو
جِتوّل ویکھاں مینوں عشق دسیوے، خالی جگہ نہ کائی ھُو
مُرشد کامل ایسا ملیا، جس دِل دِی تاکی لاہی ھُو
میں قربان اس مُرشد باھُوؒ، جس دَسیا بھیت اِلٰہی ھُو

مفہوم: آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشقِ حقیقی اس کمزور اور ناتواں جان پر پورے زور و شور سے حملہ آور ہو چکا ہے اور اس نے وجود پر اس حد تک غلبہ پا لیا ہے کہ جدھر نظر اٹھتی ہے ذاتِ الٰہی کے جلوے نظر آتے ہیں اور یہ سب کچھ ہمارے مرشد کامل کی وجہ سے ہے جس نے دل کا دریچہ کھول کر ہمیں بھیدِ الٰہی سے آشنا کر دیا ہے۔ میں اس مرشد کے قربان جاؤں جس نے رازِ الٰہی سے ہمیں آگاہ کیا ہے۔

❀ کی ہویا جے بُت اوڈھر ہویا، دِل ہرگز دُور نہ تھیوے ھُو
سَے کوہاں تے میرا مُرشد وَسدا، مینوں وِچ حضور دِسیوے ھُو
جیندے اندر عشق دِی رَتی، اوہ بِن شرابوں کھیوے ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھُوؒ، قبر جنہاں دی جیوے ھُو

مفہوم: اگرچہ میرے مرشدِ کامل کا جسم مجھ سے دور ہے لیکن دِل سے ہرگز دور نہیں ہے میرا مرشد کامل سینکڑوں میل دور رہتا ہے لیکن وہ تو ہمیں عین حضور دکھائی دیتا ہے۔ جس طالب میں اگر رتی برابر بھی عشق ہو تو وہ بغیر شراب کے مخمور دکھائی دیتا ہے۔ فقیر تو اصل میں وہ ہوتے ہیں جنہیں جاودانی زندگی حاصل ہوتی ہے اور اُن کی قبر فیوض و برکات کا منبع بن جاتی ہے۔

❀ مرشد مینوں حج مکّے دا، رحمت دا دروازہ ھُو
کراں طواف دوالے قبلے، نِت ہووے حج تازہ ھُو
کُن فیکون جدوکا سُنیا، ڈِٹھا مُرشد دا دروازہ ھُو
مُرشد سدا حیاتی والا باھُوؒ، اوہو خضر تے خواجہ ھُو

مفہوم: اس بیت میں آپؒ نے مرشد کے دیدار کو حج کا درجہ دیا ہے اور اُسے بابِ رحمتِ الٰہی بتایا ہے اور آپ مرشد سے ملاقات کو طواف کا درجہ دیتے ہیں۔

مرشد کی صحبت میرے لیے مکہ شریف کا حج ہے' وہی رحمتِ الٰہی کا دروازہ ہے اور میں ہر لمحہ اس کے گرد طواف کر کے حج میں مصروف رہتا ہوں۔ جب سے کُنْ فَیَکُوْن سنا ہے ہمیں اپنے مرشد کی پہچان نصیب ہوگئی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا مرشد ہمیشہ کے لئے زندہ اور حیات ہے اور وہی ہمارا راہبر و راہنما ہے۔

❁ مُرشد کامل اوہ سہیڑیئے، جیہڑا دو جگ خوشی وِکھاوے ھُو
پہلے غم ٹکڑے دا میٹے، وَت ربّ دا راہ سمجھاوے ھُو
اِس کلّر والی کندھی نوں، چا چاندی خاص بناوے ھُو
جس مرشد ایتھے کُجھ نہ کیتا باھُوؒ، اوہ کوڑے لارے لاوے ھُو

مفہوم: مرشد کامل ایسا ہونا چاہیے جو دونوں جہانوں میں نجات دہندہ ہو اور طالب کو پہلے رزق کے غم سے نجات دلا کر رازق کی طرف متوجہ کرے اور پھر اس کے شور زدہ یعنی خام وجود کو اسمِ اَللّٰہُ ذات سے خالص چاندی بنا دے یعنی اس کی کایا پلٹ دے اور معرفتِ الٰہی عطا کر دے۔ جس مرشد نے اِس جہان میں کچھ نہ کیا اور طالبِ مولیٰ کو معرفتِ الٰہی کی راہ پر گامزن نہ کیا وہ کذاب، جھوٹا، بہروپیا اور ناقص ہے۔

❁ مرشد مکہ تے طالب حاجی، کعبہ عشق بنایا ھُو
وِچ حضور سدا ہر ویلے، کریئے حج سوایا ھُو
ہِک دَم میتھوں جدا نہ ہووے، دِل مِلنے تے آیا ھُو
مرشد عین حیاتی باھُوؒ، میرے لُوں لُوں وِچ سمایا ھُو

مفہوم: مرشد مکہ' کعبہ عشق اور طالب مولیٰ حاجی ہے۔ ایسا طالب مولیٰ ہر لمحہ حضور میں رہتا ہے اور عشق کا طواف کرتا رہتا ہے یہی اس کا حج ہے۔ ایک لمحہ کے لیے بھی مرشد مجھ سے جدا نہیں ہوتا

www.sultanulfaqrpublications.com

اب تو دِل مکمل وصال چاہتا ہے مرشد روح کی طرح میرے لُوں لُوں میں سمایا ہوا ہے۔

مرشد ہادی سبق پڑھایا، بن پڑھیوں پیا پڑھیوے ھُو
اُنگلیاں وچ کنّاں دے دِتیاں، بن سُنیوں پیا سنیوے ھُو
نین نیناں وَلّوں تُرتُر تکدے، بن ڈِٹھیوں پیا دِسیوے ھُو
باھُوؒ ہر خانے وِچ جانی وَسدا، گن ہر اوہ رکھیوے ھُو

مفہوم: مرشد ہادی نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ایسا سبق پڑھایا ہے کہ میرا دِل ہر لمحہ اسے پڑھ رہا ہے۔ کانوں میں انگلیاں دے لوں تب بھی یہ ذِکر مجھے سنائی دے رہا ہے اور اب تو حالت یہ ہے کہ آنکھیں متواتر دیدارِ محبوب میں مصروف رہتی ہیں اگر ظاہری آنکھیں بند بھی کرلوں تو بھی محبوب حقیقی دکھائی دیتا ہے اب تو محبوب جسم کے لُوں لُوں، کان اور سر یعنی پورے وجود میں جلوہ گر ہے۔

مرشد باجھوں فقر کماوے، وِچ کفر دے بُڈے ھُو
شیخ مشائخ ہو بہندے حجرے، غوث قطب بن اُڈے ھُو
تسبیحاں نپ بہن مسیتی، جویں مُوش بہندا وَڑ کُھڈے ھُو
رات اندھاری مشکل پینڈا باھُوؒ، سے سے آون ٹھڈے ھُو

مفہوم: انسان مرشد کامل کی راہنمائی کے بغیر نہ صرف وصالِ حق سے محروم رہتا ہے بلکہ بعض اوقات کفر میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو جاتا ہے کیونکہ جب اسے اپنی عقلی جدوجہد سے خدا کا وصال نصیب نہیں ہوتا تب وہ سمجھ لیتا ہے کہ اسکی ہستی ہی نہیں ہے۔ یوں وہ کفر کے اندھیروں میں گم ہو جاتا ہے یا انا پرستی اور خود پرستی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور رجوعاتِ خَلق کا شکار ہو کر زیادہ سے زیادہ کسی حجرے میں پیر بن کر بیٹھ جاتا ہے اور غوث و قطب کہلانے لگتا ہے۔ کوئی تسبیح پکڑ کر مسجد یا حجرے میں یوں جا بیٹھتا ہے جس طرح کوئی چوہا بل میں دبک کر بیٹھ جاتا ہے اس طرح اپنی عبادت و ریاضت کا ڈھونگ رچاتا ہے۔ مرشدِ کامل کے بغیر لاعلمی کی تاریکی میں رہتے ہوئے اس دشوار گزار راستے میں ٹھوکریں ہی ٹھوکریں ہیں۔

www.sultanulfaqrpublications.com

✿ سے روزے سے نفل نمازاں، سے سجدے کر کر تھکّے ھُو
سے واری مکّے حج گزارن، دِل دی دوڑ ناں مکّے ھُو
چلّے چلیہے جنگل بھونا، اِس گل تھیں ناں پکّے ھُو
سبھے مطلب حاصل ہوندے باھُوؒ، جد پیر نظر اِک تکّے ھُو

مفہوم: مرشد کامل اکمل کی راہبری اور راہنمائی کے بغیر معرفتِ الٰہی کے حصول کے لئے ہزاروں نوافل ادا کیے، سینکڑوں مرتبہ سجدہ میں سر رکھ کر التجا کی، حج ادا کیے، چالیس چالیس روز چلّہ کشی بھی کی اور پھر جنگلوں میں تلاشِ حق کے لیے بھی پھرتے رہے لیکن ناکام رہے اور معرفتِ الٰہی سے محروم رہے لیکن جب میں نے مرشد کامل کی غلامی اختیار کی اور میرے مرشد کامل نے ایک نگاہِ فیض مجھ پر ڈالی تو میں نے اپنی منزلِ حیات کو پالیا۔

✿ ناں میں سنی ناں میں شیعہ، میرا دوہاں توں دِل سڑیا ھُو
مُک گئے سبھ خشکی پینڈے، جدوں دریا رحمت وِچ وڑیا ھُو
کئی مَن تارے تَر تَر ہارے، کوئی کنارے چڑھیا ھُو
صحیح سلامت چڑھ پار گئے اوہ باھُوؒ، جنہاں مُرشد دا لڑ پھڑیا ھُو

مفہوم: میں نہ تو سنی ہوں اور نہ ہی شیعہ اور ان کی متعصب فرقہ و مسلک پرستی اور لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے میرا دل ان سے جلا ہوا ہے۔ جب مجھے اللہ تعالیٰ کا وصال نصیب ہوا اور میں دریائے وحدت میں غوطہ زن ہوا تو معلوم ہوا وہاں تو یہ سب جھگڑے ہی نہیں تب میں نے دین کی کنہہ کو پالیا۔فرقہ پرستی سے ماوراحق کی اس منزل تک وہی پہنچتا ہے جو کسی مرشد کامل کے دامن سے وابستہ ہو جاتا ہے۔

✿ ناں ربّ عرش معلّیٰ اُتّے، ناں ربّ خانے کعبے ھُو
ناں ربّ علم کتابیں لبھا، ناں ربّ وِچ محرابے ھُو

www.sultanulfaqrpublications.com

گنگا تیر تھیں مول نہ مِلیا، مارے پینڈے بے حسابے ھُو
جد دا مرشد پھڑیا باھُوؒ، چھٹے کُل عذابے ھُو

مفہوم: میں نے اللہ تعالیٰ کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ اللہ پاک کا ٹھکانہ نہ ہی عرشِ معلّٰی پر اور خانہ کعبہ میں ہے۔ نہ ہی کتابوں کے مطالعہ میں اور علم حاصل کرنے میں ہے اور نہ ہی مساجد و محراب اور عبادت گاہوں میں ہے اور نہ ہی جنگلوں میں جا کر زہد و ریاضت کرنے میں ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کا ٹھکانہ مرشد کامل (صاحبِ راز) کے سینے میں ہے اور میں نے جب سے مرشد کا دامن پکڑا ہے تلاشِ حق تعالیٰ کیلئے میری ساری مشقتیں اور پریشانیاں ختم ہو گئی ہیں۔

حضرت ابو حامد امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت ابو حامد امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صوفیاء کرام کی جماعت (مرشدِ کامل کی بیعت) میں داخل ہونا فرضِ عین ہے کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ کوئی بھی شخص قلبی امراض اور عیوب سے خالی نہیں۔ آپؒ فرماتے ہیں میں ابتدا میں احوالِ صالحین اور مقاماتِ عارفین کا منکر تھا حتیٰ کہ میں اپنے مرشد حضرت یوسف نساجؒ کی غلامی اور صحبت سے فیض یاب ہوا وہ مجاہدہ کے ساتھ میرے قلب کی صفائی کرتے رہے یہاں تک کہ میں وارداتِ الٰہیہ سے مشرف ہوا اور میں نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابو حامدؒ! اپنی تمام مشغولیات کو چھوڑ دو اور اس قوم کی سنگت اختیار کرو جن کو میں نے زمین پر اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری محبت میں دونوں جہانوں (دنیا اور آخرت) کا سودا کر لیا ہے۔ میں نے عرض کی ''باری تعالیٰ! مجھے اِن کے بارے میں حُسنِ ظن عطا فرما۔'' فرمایا! ''میں نے فرما دیا''، فرمایا ''دنیا کی محبت میں مشغول نہ ہونا یہی تیرے اور ان کے درمیان دیوار ہے۔ اور دنیا کی محبت سے خود بخود دستبردار ہو جا قبل اس کے کہ تجھے خود بخود ہاتھ اٹھانا پڑے۔ اے غزالیؒ! میں نے تجھ پر جوارِ اقدس اور اپنے انوار کی بارش کر دی۔'' امام غزالیؒ فرماتے ہیں میں خوشی خوشی بیدار ہوا اور اپنے مرشد شیخ

www.sultanulfaqrpublications.com

یوسف نساجؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب کا ذکر کیا۔ آپؒ مسکرائے اور فرمایا ''اے ابو حامدؒ! یہ تو ہمارے ابتدائی اشارے ہیں۔ اگر تُو نے ہماری غلامی جاری رکھی تو تیری بصیرتِ الٰہی کو تائیدِ الٰہی کا سرمہ لگا دیا جائے گا۔''

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ

شیخ (مرشدِ کامل) کا فائدہ یہ ہے کہ وہ مرید کے لیے ''وصول الی اللہ'' کے راستہ کو مختصر کر دیتا ہے۔ جو بغیر شیخ (مرشد کامل) کے اِس راستہ پر چلتا ہے وہ بھٹک جاتا ہے اور اپنی تمام عمر صرف کرنے کے باوجود بھی منزلِ مقصود کو نہیں پہنچ سکتا کیونکہ شیخ راہبر کی مثل ہوتا ہے جو تاریک راستوں میں طالبوں کی راہنمائی کرتا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں ''اگر اس منزل کا حصول بغیر شیخ (مرشد کامل) کے صرف کتابوں کے مطالعہ سے ممکن ہوتا تو حجتہ الاسلام حضرت ابو حامد امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ اور امام عزالدین بن عبدالسلام رحمتہ اللہ علیہ جیسے علماءِ کرام کو شیخ (مرشد کامل) کی ضرورت پیش نہ آتی حالانکہ وہ مرشدِ کامل (شیخ) کی صحبت اور غلامی میں جانے سے قبل فرمایا کرتے تھے جو شخص بھی یہ گمان کرتا ہے کہ ہمارے طریقہ علم کے علاوہ بھی حصولِ علم کا کوئی اور راستہ ہے تو وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے لیکن جب دونوں نے طریقت میں داخل ہو کر مرشد کی صحبت میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی حلاوت چکھی تو فرمایا کرتے تھے ''ہم نے تو اپنی عمر کے کثیر ایام بے کاری اور حجاب میں گزار دیئے۔''

شیخ احمد ابو زروق رحمتہ اللہ علیہ

شیخ ابو زروق رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''علم و عمل کا مشائخ عظام سے حاصل کرنا دوسرے لوگوں سے حاصل کرنے سے بہتر ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں جو ان کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں علم دیا گیا'' (سورۃ العنکبوت 49)۔ آپؒ فرماتے ہیں تو اس راستے پر بغیر کسی راہبر کے نہ چل جسے تو جانتا نہیں وگرنہ اس کے نشیب و فراز میں گر جائے گا کیونکہ راہبر (مرشد کامل اکمل) ہی سالک کو امن و امان کے ساحل تک پہنچاتا ہے۔''

شیخ محمد ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ

آپؒ فرماتے ہیں ''کسی ایسے شیخ کے دستِ اقدس میں ہاتھ دو جو باحیات ہو، عارف باللہ مخلص اور صادق ہو، علمِ صحیح اور ذوقِ سلیم کا مالک ہو، اِس نے منازلِ سلوک کو کسی مرشدِ کامل کے ہاتھ پر طے کیا ہو، طریقت کے راستہ کے پیچ وخم جاننے والا ہو تاکہ تجھے اس راستہ میں آنے والی مصیبتوں، پریشانیوں اور ہلاکت سے بچائے اور ماسویٰ اللہ سے فرار کی تعلیم دے۔ نفس کے عیوب کو ختم کرے اور جب تجھے اس کا عرفان حاصل ہو جائے تو تُو اس سے محبت کرنے لگے اور جب تُو اُس سے محبت کرنے لگے گا تو اس کے احکام کی بجا آوری میں ہچکچاہٹ نہیں کرے گا اور اس طرح وہ تجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دے گا۔''

حضرت شیخ ابنِ حجر ہیثمی رحمتہ اللہ علیہ

شیخ وفقیہہ اور محدث احمد شہاب الدین بن حجر ہیثمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''سالک کے لیے بہتر ہے کہ قربِ الٰہی کو حاصل کرنے کے لیے ان امور پر کاربند رہے جن کا حکم اس کے شیخِ کامل نے دیا ہے کیونکہ اس کا شیخ ہی طبیبِ اعظم ہے وہ ہر طالب کے لیے اس کی قلبی بیماری اور اس کے مزاج کے مطابق دوا تجویز کرتا ہے اور اس کو وہی غذا دیتا ہے جو اس کے لیے فائدہ مند ہو۔''

شیخ الاسلام ابراہیم باجوری رحمتہ اللہ علیہ

کسی شیخ کے ہاتھ پر ریاضت کی منازل طے کرنا زیادہ منافع بخش ہے فرماتے ہیں کہ ایک ہزار آدمیوں کے لیے ایک مردِ کامل کا حال ایک آدمی کے ہزار آدمیوں کو وعظ سے بہتر ہے آپؒ فرماتے ہیں کہ طالب کو چاہیے کہ اپنے شیخ کے حضور مؤدب رہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی نگاہِ کامل سے اِس کے دِل کا آئینہ صاف ہو جائے۔

حضرت علامہ شیخ طیبی رحمتہ اللہ علیہ

علامہ شیخ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ عالم اگرچہ اپنے علم میں کتنا ہی معتبر ہو اور اپنے زمانہ کا یکتاءِ روزگار ہو

www.sultanulfaqrpublications.com

تو بھی اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے علم پر اکتفا کرے بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ اہلِ طریقت کی بارگاہ میں حاضر ہوتا کہ اہلِ طریقت صراطِ مستقیم کی طرف اس کی راہنمائی کریں یہاں تک کہ وہ اِن لوگوں میں سے ہو جائے جن کے تصفیہءِ باطن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں الہام فرماتا ہے۔اسے چاہیے کہ وہ دنیاوی آلائش سے چھٹکارا حاصل کرے اور اس کے علم میں جو حرص و ہوا اور نفسِ امارہ کی آلائش شامل ہو چکی ہے اس سے اجتناب کی کوشش کرے اور اس سے مکمل چھٹکارا کے لیے اور علمِ لدّنی کے حصول کے لیے کسی ایسے شیخ کامل کی خدمت میں حاضر ہو جائے جو نفسانی امراض کے خاتمہ اور نفس کی معنوی نجاستوں سے پاک کرنے کا طریقہ جانتا ہوتا کہ وہ اسے نفسِ امارہ کی رعونت اور اس کی خفیہ فریب کاریوں سے نجات دلائے۔اہلِ طریقت کا اجماع ہے کہ انسان پر کسی شیخِ طریقت (مرشدِ کامل اکمل) کی بیعت کرنا واجب ہے جو اسے ان اخلاق و عاداتِ بد کو زائل کرنے کا طریقہ بتائے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضوری سے مانع ہوں۔

حضرت ابنِ عطاء اللہ سکندری رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابنِ عطاء اللہ سکندریؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص طریقت اور راہِ سلوک کو اپنانے کا پختہ عزم رکھتا ہو اسے چاہیے کہ کسی شیخ (مرشدِ کامل) کی تلاش کرے جو اہلِ تحقیق میں سے ہو اور طریقت کے اسرار و رموز سے واقف ہو اور اسے مولیٰ کی بارگاہ کی حضوری حاصل ہو۔جب اسے ایسا مرشد مل جائے جو ان تمام صفات کا جامع ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے حکم کی اتباع کرے اور جن چیزوں کو ترک کرنے کا حکم دے ان سے رک جائے۔آپؒ فرماتے ہیں کہ تیرا شیخ وہ نہیں جس سے تُو نے کچھ سنا بلکہ تیرا شیخ وہ ہے جس سے تُو نے کچھ حاصل کیا، تیرا شیخ وہ نہیں جس کا کلام تم نے سنا بلکہ تمہارا شیخ وہ ہے جس کا ایک اشارہ تم میں سرایت کر جائے، تیرا شیخ وہ نہیں جو تمہیں دروازہ کی طرف بلائے بلکہ تیرا شیخ وہ ہے جو تمہارے تمام حجابات اٹھا دے، تمہارا شیخ وہ نہیں جو تمہیں اپنے سے بھی بلند مقام پر فائز کر دے بلکہ تمہارا شیخ وہ ہے جو تمہیں حرص و ہوا (نفسانی خواہشات) کے

قید خانہ سے باہر نکال کر مولیٰ سے ملا دے۔

فرماتے ہیں تمہارا شیخ وہ ہے جو تمہارے دِل کے آئینہ کو صیقل (صاف) کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں انوارِ الٰہی اور اس کی تجلّیات کی بارش ہو جاتی ہے اور پھر تجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک لے جائے اور اس سفر میں تمہارے ساتھ قدم بقدم رہے حتیٰ کہ بارگاہِ قدس کے انوار میں داخل کر کے کہے کہ یہ ہے تمہارا پروردِگار۔ اور ایسے شخص کی صحبت اختیار نہ کر جس کا حال تمہاری بلندیٔ درجات کا سبب نہ ہو اور جس کا حال اللہ تعالیٰ کی طرف راہنمائی نہ کرے۔

حضرت خواجہ حافظ رحمتہ اللہ علیہ

☆ آناں کہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشہء چشمے بما کنند

ترجمہ: جو لوگ اپنی نظر سے خاک کو کیمیا کر دیتے ہیں کاش اپنی نظر کا ایک گوشہ ہماری طرف بھی کر دیں۔

حضرت مولانا رُوم رحمتہ اللہ علیہ

☆ ہیچ کس از نزد خود چیزے نہ شد
ہیچ آہن خنجر تیزے نہ شُد
ہیچ حلوائی نہ شُد استادِ کار
تا کہ شاگردے شکر ریزے نہ شُد
مولوی ہرگز نہ شُد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزے نہ شُد

ترجمہ: کوئی خود سے کچھ نہیں بن سکتا کوئی لوہا خود بخود تیز خنجر نہیں بن سکتا جب تک وہ کسی لوہار کے ہاتھ نہیں چڑھتا اور حلوائی از خود اپنے کام کا استاد نہیں بن جاتا جب تک وہ کسی حلوائی یا شکر ریز کی

www.sultanulfaqrpublications.com

شاگردی نہیں کرتا پھر فرماتے ہیں کہ میں خود بھی مولوی سے مولانا رُوم نہ بن سکا جب تک میں نے شاہ شمس تبریزؒ کی غلامی اختیار نہ کی۔

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

مریدِ مولانا رُومؒ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

صحبت پیرِ رُوم سے مجھ پہ ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بجیب، ایک کلیم سر بکف

حدیثِ دِل کسی درویشِ بے گلیم سے پوچھ
اللہ کرے تجھے تیرے مقام سے آشنا

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

پیرِ کامل کی صحبت اور غلامی کے بغیر کوئی شخص صوفی اور عارف باللہ نہیں بن سکتا۔

حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

توحید، رسالت، عقائد، زہد و تقویٰ، مکاشفات، ذکر، اذکار وغیرہ کی درستگی کے لیے شیخ کامل کا ہونا ضروری ہے اور راہِ سلوک کا ایک سفر بھی شیخ کے بغیر طے کرنا ممکن نہیں۔ فرماتے ہیں خواہ کتنا ہی زاہد اور عابد کیوں نہ ہو وہ شیطان کے پھندوں سے نہیں بچ سکتا، یہ علم سلسلہ وار بزرگوں سے چلا آرہا ہے فرماتے ہیں کہ کسی شیخِ کامل سے ذکر کا صحیح طریقہ سیکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ طریقہ سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے اور اس تعلیم کی ابتدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شروع ہوتی ہے اور شیخ کامل نائبِ رسول ہوتا ہے اور مریدین کو راہِ حق (صراطِ مستقیم) دکھاتا ہے آپؒ نے اپنی تعلیمات میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہوتا ہے۔ (شائم امدادیہ)

حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ فرماتے ہیں سورہ المائدہ کی آیت نمبر 35 (یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ) میں وسیلہ تلاش کرنے کا جو حکم ہے اس وسیلے سے مراد مرشد کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

حضرت شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

پیر کامل کے بغیر روحانیت میں ترقی ممکن نہیں آپؒ نے فرمایا پیر کی محبت سے خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت نصیب ہوتی ہے۔ مرید کو چاہیے کہ خود کو مرشد میں محو کر دے تاکہ وہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مظہر کو دیکھ سکے۔

حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ

ولیٔ کامل (مرشد کامل) کسی بھی انسان کو ایک لمحہ میں واصل باللہ بنا سکتا ہے۔

حضرت ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ پکڑنا کتاب، سنت، اجماع اور قیاس کے عین مطابق ہے جب تک سالک کے نفس پر تشدد کی ضرورت ہوتی رہے تو وہ راہِ شریعت پر چلنے والا ہوتا ہے اور جب بخوشی عبادت کرے اور عبادت میں لذت بھی ہو تو یہ طریقت ہے، طریقت میں نوبت قال کی بجائے حال پر پہنچ جاتی ہے اور قال اور حال میں اتنا ہی فرق ہے جتنا صاحبِ قال (عالم) اور صاحبِ حال (مرشدِ کامل) میں فرق ہوتا ہے یہی عاشقوں کی جماعت ہے۔

حضرت عزّ الدین عبدالعزیز بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ شروع شروع میں اولیاء کرام کے منکر تھے۔ جب حضرت ابوالحسن شاذلیؒ کا کلام سنا تو چیخ اُٹھے ''لوگو! سنو یہ وہ کلام ہے جو پہلے نازل نہیں ہوا۔'' اس کلام سے متاثر ہو کر آپؒ نے حضرت ابوالحسن شاذلیؒ کی بیعت کی۔ جب آپؒ کی صحبت سے مشرف ہوئے تو فرمایا کہ گروہ صوفیاء دین

www.sultanulfaqrpublications.com

کی بڑی بنیاد پر قائم ہے اور اِن کی دلیل اِن کی وہ کرامات ہیں جو اِن کے ہاتھوں صادر ہوتی ہیں۔ آپؒ نے یہ بھی فرمایا جو لوگ اِن بزرگوں کو نہیں مانتے اِن کے چہروں پر راندۂ درگاہ ہونے اور غضبِ الٰہی کی علامات پائی جاتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اِن کے چہرے بے رونق ہوتے ہیں اور یہ حقیقت اہلِ مشاہدہ سے پوشیدہ نہیں۔

حضرت ابو سعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ

طریقت میں خدا سے دل کا بلاواسطہ تعلق قائم کر دیا جاتا ہے جس نے یہ نہ سیکھا وہ نکما ہے اور مدارِ طریقت بیعت پر ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ

اولیاء کرامؒ کا طریق صحابہ کرامؓ کا طریق ہے۔ کوئی کتنا بڑا پرہیز گار ہی کیوں نہ ہو بزرگوں کی صحبت سے مستثنیٰ نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے دو سال تک حضرت بہلول داناؒ کی صحبت اختیار کی اور فرمایا کرتے تھے اگر یہ دو سال نہ ہوتے تو میں ہلاک ہو گیا ہوتا۔ آپؒ کا فرمان ہے کہ پیر کا سایہ ذکر سے بہتر ہے۔

حضرت سائیں توکل شاہ رحمتہ اللہ علیہ

بیعت کرنے سے مرید کو دینی اور دنیاوی کاموں میں اللہ کی حفاظت مل جاتی ہے فرماتے ہیں کہ مرید کی ہر چیز کا مالک اس کا پیر ہوتا ہے اور اس کے بدلے میں پیر پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مرید کی جان کنی کے وقت مدد کرے تاکہ اس کے لب پر ذکرِ الٰہی جاری ہو جائے اور شیطان اس کا ایمان سلب نہ کر لے۔ فرماتے ہیں پیر منکر نکیر کے سوال کے جواب میں آسانی پیدا کرواتا ہے اور پل صراط پر اس کی مدد کرتا ہے اور بالآخر سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت میں داخل کروانے کا ذمہ دار ہوتا ہے فرماتے ہیں کہ جو مرید دل و جان سے پیر کے عاشق ہوں اِن کا معاملہ تو بیان سے باہر ہے۔ (ذکرِ خیر)

www.sultanulfaqrpublications.com

حضرت میاں محمد بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ

1۔ ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ مرداں دے آئی
مرد نگاہ کرن جس ویلے، مشکل رہے نہ کائی

2۔ مرد ملے تے مرض گواوے، اوگن دے گن کردا
کامل پیر محمد بخشا لال بناون پتھر دا

3۔ صحبت مجلس پیر میرے دی بہتر نفل نمازوں
ہک ہک سخن شریف انہاں دا کردا محرم رازوں

4۔ ٹُبھی مار لیاون موتی وحدت دے دریاؤں
کھریاں گلاں، کھریاں چالاں، دامن پاک ریاؤں

5۔ خشخش جتنا قدر نہ میرا میرے صاحب نوں وڈیایاں
میں گلیاں دا رُوڑا کوڑا محل چڑھایا سایاں

(1) راہِ باطن میں پیش آنے والی تمام مشکلات کا حل صرف مرشدِ کامل کے پاس ہے اُس کی نگاہِ الفت جس وقت پڑ جائے تو اس راہ کی تمام مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ (2) مرشدِ کامل جب مل جائے تو وہ تمام روحانی امراض (لالچ، حسد، تکبر، انانیت، ہوس، بغض، کینہ وغیرہ) کو دور کر کے دل کو پاک وصاف کر دیتا ہے اور ایسے مردانِ خدا (مرشدِ کامل) ہی ہیں جو پتھر کو لعل وجواہر میں بدل دیتے ہیں یعنی نکمے اور دنیا دار شخص کو ولی اللہ بنا دیتے ہیں۔ (3) میرے مرشد کی محفل نفل نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے کیونکہ اُن کی گفتگو کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک نگاہ مجھے اسرارِ الٰہی سے آگاہ کر رہی ہے۔ (4) وہ ہر لمحہ وحدت کے دریا میں غرق رہتے ہیں اور وہاں سے ہر لمحہ نئے اسرارِ الٰہی کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں اُن کی گفتگو اور باتیں صاف اور حق پر مبنی ہوتی ہیں اور اُن کے

دامن ریا کاری سے پاک ہیں۔ (5) میری حیثیت تو بہت معمولی ہے اور خود کو خشخاش کے دانے سے بھی کم وزن اور کم تر سمجھتا ہوں۔ آج میں جو کچھ ہوں یہ صرف میرے مرشد کا کرم اور فضل ہے میں تو گلیوں میں پڑی گندگی سے بدتر تھا یہ تو اُن کا کرم ہے کہ مجھ کو پاک صاف کر کے اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔

سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ

❁ آپ رحمتہ اللہ علیہ میرے مرشدِ کریم ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ اکثر حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا یہ فقرہ دہرایا کرتے تھے کہ مرشد کامل قادری (سروری قادری) ہر مقام پر حاضر اور ہر کام پر قادر ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مرشد کامل اکمل وہ ہوتا ہے جو طالب سے ریاضت، چلہ کشی اور ورود وظائف نہیں کرواتا بلکہ اسمِ اَللّٰہُ ذات اور تصور اسمِ مُحَمَّدٌ کی راہ جانتا ہے اور طالب کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کا دائمی ذکر اور تصور کے لئے اسمِ اَللّٰہُ اور اسمِ مُحَمَّدٌ کا سنہری نقش عطا کرتا ہے اور مشقِ مرقومِ وجودیہ کی راہ دکھا کر اسے راہِ فقر پر گامزن کر دیتا ہے کیونکہ یہ وہ طریق ہے جو سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے اور کتب میں درج نہیں یعنی ذکر، تصور اور مشقِ مرقومِ وجودیہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعے اس کے قلب اور وجود کو پاک کر کے اسے ربّ کے حضور پیش کر دیتا ہے۔ جو مرشد یہ نہیں کر سکتا وہ ناقص ہے اس کی اتباع نہیں کرنی چاہیے۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے مرشد کامل کی مجلس میں بیٹھنے سے دل میں محبتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی کہ کون سا دوست افضل اور بہتر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جس کا دیدار تمہیں اللہ کی یاد دلائے اور جس کی گفتار تمہارے عمل میں زیادتی کا باعث بنے''۔

❁ طالب کو چاہیے کہ مشاہدۂ حق تعالیٰ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے لیے ذکر، تصور اور مشقِ مرقومِ وجودیہ اسمِ اَللّٰہُ ذات یا تصورِ اسمِ مُحَمَّدٌ (جیسا کہ مرشد حکم دے) جاری رکھے اور مرشد کی مجلس میں حاضری کی کثرت رکھے کیونکہ مرشد کی صحبت اور مجلس ہی ایک

ایسی جگہ ہوتی ہے جس میں زنگ آلود قلوب کو پاک اور صاف کر کے ان میں نورِ ایمان داخل کیا جاتا ہے۔ مرشد کی ایک نگاہ وہ کام کرتی ہے جو ذکر و تصور چھ ماہ میں بھی نہیں کر سکتے جیسا کہ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''صحبت پیر میرے دی بہتر نفل نمازوں'' اگر مرشد کی بارگاہ میں روزانہ حاضر نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک بار، اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو مہینہ میں ایک بار ضرور مرشد کی مجلس میں صدق اور یقین کے ساتھ حاضر ہو کیونکہ مرشد کی محفل اور مجلس میں حاضری کے بغیر اسمِ اَللّٰہُ ذات بھی دل میں قرار نہیں پکڑتا۔

❁ جو لوگ مرشد کامل کے بغیر قربِ الٰہی اور مشاہدۂ حق تعالیٰ کا دعویٰ کرتے ہیں وہ کذاب ہیں اُن کی بات کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ فقر کی تاریخ میں آج تک ایسا ممکن نہیں ہوا کہ کوئی مرشدِ کامل کی راہنمائی کے بغیر خود بخود راہِ سلوک کی منازل طے کرتا ہوا قربِ الٰہی تک پہنچ گیا ہو۔

❁ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ آج کل مرشد کامل نایاب ہیں اور ہر طرف جعلی، فریبی، دھوکہ باز مرشد کا روپ دھار کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بھائی اگر تم دنیا اور جنت کے لئے جاؤ گے تو انہی لوگوں کے ہتھے چڑھو گے کوئی طالبِ صادق جو صدق سے اللہ تعالیٰ کے قرب کا خواہاں ہو وہ کبھی بھی جعلسازوں کے ہتھے نہیں چڑھتا کیونکہ اس کا نگہبان وہ (اللہ) ہوتا ہے جس کی تلاش میں وہ نکلا ہوا ہوتا ہے۔ پہلے اپنی طلب کو دیکھ اور درست کر پھر مرشد کی تلاش کر تجھے منزل مل جائے گی۔ جب اللہ تعالیٰ کی طلب رکھنے والے اس کی پہچان اور تلاش میں نکلنے والے ہی نہیں رہے تو مرشد کامل اکمل نے بھی ان دنیاداروں سے اپنے آپ کو چھپا لیا۔ میں پھر کہتا ہوں صادق دل اور خلوصِ نیت اور دل سے تعصب کی عینک اتار کر تلاش کر تجھے اپنی منزل مل جائے گی۔ ابو جہل اور ابولہب قریب ہونے کے باوجود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچان نہ سکے جبکہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ نے طلبِ صادق کی وجہ سے دور ہوتے ہوئے پہچان لیا۔

❁ مرشد کے تصرف و اختیار کے متعلق فرماتے ہیں ''مرشد تین قسم کے ہوتے ہیں اوّل کامل، جو مرغی کی مثل ہوتا ہے۔ جس طرح مرغی کے نیچے جو انڈے آجائیں ان سے بچے نکل آتے ہیں

www.sultanulfaqrpublications.com

اور جو انڈے باہر رہ جائیں ان سے بچے نہیں نکلتے اسی طرح جو مرید مرشدِ کامل کی صحبت میں بیٹھے رہیں وہ مرشد کی نظر میں ہوتے ہیں اور جو اس کی محفل سے نکل جائیں وہ اس کے تصرف سے باہر ہو جاتے ہیں۔ دوسرا مرشد مکمل، جو کچھوے کی مثل ہوتا ہے۔ کچھوا انڈے خشکی پر دیتا ہے لیکن خود پانی میں رہتا ہے اور وہیں سے نگاہ کرتا ہے اور بچے نکل آتے ہیں لیکن اس کی بھی ایک حد ہوتی ہے جہاں تک نگاہ اثر کرتی ہے۔ سوم مرشدِ کامل اکمل کونج کی مثل ہوتا ہے۔ کونج مشرق میں انڈے دیتی ہے اور مغرب میں جا کر نظر کرتی ہے تو بچے نکل آتے ہیں اس کی نظر کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ اصل مرشد وہی ہوتا ہے جس کی نظر ہر وقت طالب پر رہے چاہے طالب مشرق میں ہو یا مغرب میں۔

- مرشد کامل سروری قادری ہر مقام پر حاضر اور ہر کام پر قادر ہوتا ہے بس طالب کا صادق ہونا ضروری ہے۔

- ابتدا میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر اور تصور طالب کے دل میں مرشد کی محبت پیدا کرتا ہے۔ غور و فکر کی بات یہ ہے کہ طالب تصور تو اسمِ اَللّٰہُ ذات کا کر رہا ہے اور دل میں محبت مرشد کی پیدا ہو رہی ہے جبکہ اصول تو یہ ہے کہ جس کا تصور کیا جائے اس کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ مرشد سے یہ محبت طالب کو بار بار اس کی محفل میں لے جاتی ہے اور پھر یہ محبت عشق بن جاتی ہے پھر یہ عشق آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مبارک کی طرف منتقل ہو کر آخر میں اللہ تعالیٰ کے عشق میں تبدیل ہو جاتا ہے اور طالب اپنی منزل کو پا لیتا ہے۔

- مرشد کامل کی نگاہ راہِ فقر کے تمام امراض لالچ، حسد، تکبر، کینہ، انانیت، ہوس، بغض، حُبِ دنیا اور حُبِ عقبیٰ کو ختم کر دیتی ہے۔

- مرشد کامل اکمل کی راہبری اور راہنمائی کے بغیر کی گئی عبادات سے درجات اور ثواب تو حاصل ہوتا ہے لیکن مشاہدۂ حق تعالیٰ، حضورِ قلب، اللہ تعالیٰ کی پہچان اور قربِ الٰہی مرشد کامل اکمل کی راہبری کے بغیر ناممکنات میں سے ہے۔

www.sultanulfaqrpublications.com

❁ مرشد کامل فقر کے راستہ کو مختصر کر دیتا ہے اور سالوں کا فاصلہ دنوں میں طے کرا دیتا ہے جو مرشد کامل کے بغیر اس راستہ پر چلتا ہے وہ بھٹک جاتا ہے اور تمام عمر بھی منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا بلکہ حدیث شریف ہے جس کا شیخ (مرشد) نہیں اس کا شیخ (مرشد) شیطان ہوتا ہے۔

❁ مرشد کے بغیر راہِ فقر پر سفر تو بہت دور کی بات اس کے بغیر تو اس راہ پر سفر کی ابتدا بھی نہیں ہو سکتی۔

❁ مرشدِ کامل کی ایک نشانی یہ ہوتی ہے کہ اس کے عطا کیے ہوئے اسمِ اَللّٰہُ ذات سے باطن میں عشق کی آگ بھڑک اٹھتی ہے یہی عشق دیدارِ الٰہی تک راہنمائی کرتا ہے۔ جس مرشد کے عطا کیے ہوئے اسمِ اَللّٰہُ ذات سے عشقِ حقیقی کی تپش حاصل نہ ہو وہ مرشد، کامل مرشد نہیں ہے۔

❁ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے ظاہر ہونے والے اسرار اور انوار و تجلیات کو اگر طالب نہ سمجھ سکے اور کشمکش میں مبتلا ہو تو مرشد کو چاہیے کہ طالب کو تصورِ اسمِ مُحَمَّدٌ عطا کرے کیونکہ اسمِ مُحَمَّدٌ صراطِ مستقیم ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے ''جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔''

صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ کی راہبری اور راہنمائی کے بغیر وصالِ حق تعالیٰ کا تصور ناممکنات میں سے ہے۔ یہ مرشد وہ چراغ ہے جس کی روشنی میں طالبِ مولیٰ دنیا و عقبیٰ کے ظلمات میں ہچکولے کھاتی اور ڈگمگاتی اپنی کشتیٔ حیات کو بحفاظت منزلِ مقصود تک لے جانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ مرشد کامل اکمل صاحبِ مسمّٰی کی راہنمائی نہ ملنے کی صورت میں ''فنا فی اللہ بقاباللہ'' کی منزل تک رسائی فقط خیال آرائی اور محض تصور بن کے رہ جاتی ہے۔

www.sultanulfaqrpublications.com

فقر و تصوف کی چودہ سو سالہ تاریخ ایک بھی ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے کہ کوئی ولی کامل یا طالبِ مولیٰ بغیر مرشد کامل اکمل کی رہنمائی و اطاعت کے معرفتِ الٰہی اور قرب و وصالِ الٰہی تک پہنچا ہو۔ مسلمانوں کے ظاہری زوال کے بعد اسلام کو روحانی طور پر کمزور کرنے کے لیے اس کی روحانی اقدار پر بڑے منظم انداز میں فکری و علمی حملے ہوئے جس کے نتیجے میں دورِ حاضر میں مسلمانوں کی اکثریت راہِ معرفتِ الٰہی کی اساس ''مرشد کامل اکمل'' کی اہمیت و ضرورت کی مخالفت کرتی نظر آتی ہے۔ کتاب ''مرشد کامل اکمل'' سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخِ کامل سلطان العاشقین خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیفِ مبارکہ ہے جس میں آپ مدظلہ الاقدس نے مرشد کامل اکمل کی ضرورت و اہمیت کو قرآن و حدیث، امامینِ شریعت، محدثین اور اولیاءِ کاملین کی تعلیمات کی روشنی میں جامع انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں وسیلہ اور بیعت کی شرعی حیثیت، مرشد کامل اکمل کا اندازِ تربیت، تلاشِ مرشد، مرشد کامل اکمل سے حاصل ہونے والے مطالب اور مرشد ناقص کی حیلہ سازیوں، مکاریوں اور دھوکہ دہی کی مختلف صورتوں کو بھی واضح انداز میں بیان کر دیا ہے کہ مرشد کامل اکمل کے متلاشیوں کے لیے انتخابِ مرشد سہل اور آسان ہو گیا ہے۔

سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطان الفقر ہاؤس
4-5/A - ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790
Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com
/SultanBahoo.SultanulFaqr /+Sultanbahoo-Sultan-ul-Arifeen

ISBN: 978-969-9795-39-8
9 789699 795398
Rs: 249.00

مرشد کامل اکمل
تصنیفِ لطیف
خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس